UNIVERSAL LIBRARY
OU_224636
UNIVERSAL LIBRARY

جس کتاب پر مولف کی مہر و دستخط نہ ہو وہ مال مسروقہ ہے

MUFEED-UL-QUAVAID

FOR THE USE

of

STUDENTS PREPARING FOR THE MIDDLE AND MATRICULATION EXAMINATIONS ETC.

After the

Approval and kind permission of Nawab Zoolcader Jung Bahadur, M. A. (Cantab:), Bar-at-Law, Secretary to Government, Judicial and Educational Department, H. E. H. the Nizam's Dominions, Hyderabad Deccan.

مفید القواعد

بعد ملاحظہ و حسب منظوری عالیجناب معتمد صاحب عدالت و کوتوالی

تعلیمات وغیرہ الخاطب نواب ذو القدر جنگ بہادر ایم اے کنٹب بیرسٹر ایٹ لا

(حیدرآباد دکن)

مولفہ

مولوی شیخ حیدر صاحب مددگار فارسی سٹی ہائی سکول سرکار عالی

پند

بخوان بخوان که هنوزت نشد به بند عیال
چو با عیال شوی خواندنت شود بمحال

1952

قطعه

رسانی ز کرات است بسی نکوری
زین بیشتر او از اصحاب جوری
این نکته شنیده‌ام ز پیران عمر
صحبت که بغیر است نبود دوری

تفصیل فہرست مضامین مندرجۂ مفید القواعد

نشان سلسلہ	مضامین	صفحہ
۱	دیباچہ	۴
۲	بیان اصطلاحات بترتیب حروف ابجد	۶
۳	علم صرف	۱۳
۴	اسم کی جمع بنانیکے قاعدے بیان جمع	۱۴
۵	ضمائر متصل کا نقشہ	۱۶
۶	ضمائر منفصل کا نقشہ	۱۷
۷	تفضیل بعض یا تفضیل کل کے بنانیکے قاعدے و قاعدہ ارز موئی و خفش	۲۲
۸	بیان مصدر	۲۳
۹	ماضی اور صیغہ واحد غائب بنانیکا قاعدہ	۲۶
۱۰	نظم فارسی مصدر سے فارسی	

نشان سلسلہ	فعلوں کے بنانیکے قاعدے	صفحہ
	و بیان مضارع	۲۹
۱۱	علامت کے حروف اور فتح کسرے مقام مجہول سے معلوم ہوتے ہیں	۳۰
۱۲	مضارع بنانیمیں حروف ماقبل علامت مصدر کی تغیرات کا نقشہ	۳۱
۱۳	مضارع مجہول بنانیکا آسان قاعدہ	۳۳
۱۴	اسم مشتق	۳۵
۱۵	اسم فاعل ترکیبی اور صفت مشبہ میں فرق	۳۶
۱۶	فعل لازم کو متعدی اور متعدی کو متعدی المتعدی بنانیکا قاعدہ	۳۷
۱۷	فاعل اور مفعول کی پہچان	۳۸
۱۸	بیان افعال ناقصہ	۴۰
۱۹	قاعدہ کلیہ اسم تفضیل عربی کا	۴۱
۲۰	نقشہ اوزان عربی مصادر ثلاثی مجرد	۴۳

نشان سلسلہ	مضمون	صفحہ
۲۱	اوزان مصدر ثلاثی مزید صحیح یعنی جن میں اصل حروف کے سوائے حروف زاید بھی ہوں و مصادر تفاعیلی	۴۴
۲۲	اوزان اسم فاعل عربی صحیح و اسم فاعل غیر صحیح	۴۵
۲۳	نقشہ اوزان جمع اسماء عربی	۴۶
۲۴	حروف بحرف مفردہ	۴۷
۲۵	الف	۴۸
۲۶	در معانی (ب)	۴۹
۲۷	در معانی (ت) و (تا)	۵۱
۲۸	در معانی (ج)	۵۲
۲۹	در بیان معانی (ش) و (ک)	۵۳
۳۰	در بیان معانی (م)	۵۵
۳۱	در بیان معانی (ن) و در اقسام و معنی واو اصلی و غیر اصلی	۵۶
۳۲	معانی (واو)	۵۷

نشان سلسلہ	مضمون	صفحہ
۳۳	در اقسام (ہ) و در معانی (ہا)	۵۸
۳۴	در اقسام یاے معروف	۵۹
۳۵	در اقسام یاے مجہول	۶۰
۳۶	در تبدیل حروف مفردہ بحرف دیگر	۶۱
۳۷	حروف معنوی کہ مفید معنی اسم فاعل اند	۶۴
۳۸	حروف معنوی کہ باسما لاحق گشتہ فائدہ معنی ظرفیت یا جائے کثرت دہند و حرفیکہ مفید معنی استفہام ہستند	۶۵
۳۹	حروفیکہ براے ندا مستعمل اند و کلمات مصدری و حروف زواید کہ براے زینت کلام آیند و حروفیکہ آخر اسماء آیند و مفید معنی ہستند	۶۶
۴۰	حروفیکہ در آخر اسما آمدہ مفید تصغیر باشند و حروف نسبت ہے	

صفحہ		صفحہ	نشان مطلب		صفحہ
	باسما ملحق شوند و حروفیکه در آخر اسماء آمده معنی رنگ را مفید باشند ۔	٦٧	٥١	مفعول لہ و مفعول فیہ مفعول معہ و مفعول مطلق کا بیان	٨٦
٤١	در بیان علم نحو	٦٩	٥٢	متعلقات فعل کا بیان	٨٧
٤٢	مرکب اضافی کا بیان	٧٠	٥٣	تمیز و ممیز کا بیان و باب چوتھا توابع کے بیان میں و تاکید کا بیان	٨٨
٤٣	اقسام اضافت	٧١	٥٤	نعت و بدل اور مبدل منہ کا بیان	٨٩
٤٤	مرکب توصیفی کا بیان	٧٣	٥٥	عطف بیان و بیان عطف بحرف ۔	٩٠
٤٥	مرکب امتزاجی و مرکب غیر امتزاجی کا بیان	٧٦	٥٦	بیان مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ و بیان جار و مجرور	٩١
٤٦	باب دوسرا مرکب مفید یعنی جملہ کے بیان میں و جملہ اسمیہ و جملہ فعلیہ کا بیان	٧٧	٥٧	بیان موصول و صلہ کا	٩٢
٤٧	جملوں کے اقسام	٧٨	٥٨	بیان معدد و محدود و تابع مہمل	٩٣
٤٨	جملہ خبریہ و انشائیہ کا بیان	٨٣	٥٩	تعریف استعارہ و تناسب و تضاد و ایہام	٩٤
٤٩	باب تیسرا اقسام مفعول اور متعلقات کے بیان میں	٨٤	٦٠	تعریف تجنیس و اشتقاق و	
٥٠	مفعول بہ و منادی و مندوب و تحذیر کا بیان	٨٥			

	صفحہ	نشان سلسلہ		صفحہ
وتجنیس مکرر و مبالغہ و تلمیح و حسن التعلیل ولف و نشر مرتب ۔	۹۵	۶۱	تعریف مقلوب و تجاہل عارفانہ والتفات و تعجب نسبت و معما	۹۶

موجودہ زمانہ کے ارباب علم و فضیلت کی رائیں

ڈاکٹر قاری سید کلیم اللہ صاحب ایم اے ال ال بی۔ پی ایچ ڈی۔ لندن پروفیسر فارسی کلیہ جامعہ عثمانیہ

کتاب مفید القواعد مولفہ مولوی شیخ حیدر صاحب میں نے مختلف مقامات سے پڑھی مولوی صاحب موصوف نے بہت محنت و جانفشانی سے قواعد کے مفید اصول جو مختلف کتابوں میں دستیاب ہوتے ہیں ایک جگہ جمع کر دیے ہیں یہ ایک مدت دراز کی محنت کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے واقعی کتاب قابل قدر اور مفید ہے۔ طالب علم اسکو یاد کرے تو وہ قواعد فارسی پر بڑی حد تک قادر ہوجاتا ہے۔

مولوی صاحب موصوف نے قبل ازین ایک کتاب (بحر القواعد) لاجواب لکھی ہے افسوس ہے کہ اس کتاب کی جیسی چاہیئے قدر نہیں ہوئی اور مولف کی جانفشانی کی داد خاطرخواہ نہیں ملی۔

موجودہ قواعد فارسی بھی بہت مفید و کارآمد کتاب معلوم ہوتی ہے میں اسکو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں توقع ہے کہ وہ طبع ہوجائے تو طالبان علم فارسی اس سے بہرہ اندوز ہونگے اور مولوی صاحب موصوف کی ہمت افزائی کیجائیگی جس سے وہ مزید خدمت علم انجام دے سکیں گے فقط

ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری (زور) ایم۔اے عثمانیہ پی ایچ ڈی لندن پروفیسر اردو کلیہ جامعہ عثمانیہ

کتاب مفید القواعد مولفہ مولوی شیخ حیدر صاحب مجھے نہایت مفید معلوم ہوتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جن جن امور کیطرف توجہ کیگئی ہے اور انھیں جس خوبی اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے وہ مولوی صاحب موصوف ہی کا کام ہے۔

اس قابلیت اور خصوصیت کے اساتذہ اب نہیں پیدا ہو سکتے۔ افسوس ہے کہ ملک اور اہل ملک خود اپنے لائق افراد سے بیگانہ اور ناواقف ہیں۔ زیر نظر کتاب نہ صرف طلباء بلکہ اساتذہ اور خاص کر تحقیق و تفتیش کرنے اور زبان کی لسانی و صوتی پہلوؤں سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے بھی نہایت مفید اور نکتہ آموز ثابت ہوگی۔

مجھے توقع ہے کہ موجودہ عہد بیداری میں ایسی کتابوں اور ایسے پرخلوص اہل علم و فضل کی حقیقی قدر و منزلت کیجائے گی فقط

ڈاکٹر زاہد علی صاحب ڈی فل (آکسن) پروفیسر عربی نظام کالج حیدرآباد دکن

یوں تو فارسی زبان کے قواعد پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں مگر مولوی شیخ حیدر صاحب سابق مددگار گورنمنٹ سٹی ہائی اسکول نے جو کتاب لکھی ہے وہ خاص طور پر قابل تحسین و ستایش ہے تفہیم مسائل کا طریقہ جو اختیار کیا گیا ہے وہ نہایت آسان و دلچسپ ہے میں مولوی صاحب موصوف کو اس مفید تعلیمی خدمت پر مبارکباد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ فارسی کے طلبا انکی کتاب سے بہت فائدہ حاصل کرینگے فقط

۷۸۶
۹۲

جن حضرات ذوی العلم نے اس کتاب کو ملاحظہ فرمایا اور اس کی نسبت رائے دی اور اس کی تحسین کی اونکی تحریریں ذیل میں درج ہیں۔

تحریر عالیجناب علامی فہامی مولانا مولوی محمد عبدالجبار خانصاحب صدر مدرس عربی فارسی مدرسۂ اعزہ
میں نے اس کتاب کے متفرق مقامات دیکھے طلبۂ مڈل و میٹرک کیلئے نہایت مفید معلوم ہوتی ہے۔ مؤلف نے نہایت تحقیق سے آسانی کے ساتھ عام فہم عبارت میں لکھی ہے فقط

تحریر عالیجناب علامی فہامی مولانا مولوی محمد عبدالخالق صاحب مدرس فارسی مدرسۂ فوقانیہ سرکار عالی واقع چادر گھاٹ
میں نے اس کتاب کو جابجا سے بنظر عمیق دیکھا۔ ماشاءاللہ یہ کتاب فوائد انتساب تعلیمات ملک سرکار عالی کے جونیر و سنیر کلاس کے اغراض کو بہت اچھی طرح پوری کرنیوالی معلوم ہوتی ہے۔ مؤلف نے بکمال تحقیق و تدقیق تمام قواعد بہت مختصر اور جامع الفاظ میں اس کتاب میں لکھی ہے۔ خدا کرے ان کی کوشش شاداں ہوکر رہے فقط

تحریر عالیجناب علامی فہامی مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب عربی مدرس سٹی ہائی اسکول واقع پتھر گٹی حیدرآباد
اس کتاب کو مختلف وقتوں میں متعدد مقامات سے بخوبی دیکھا ہے تجربہ کار مصنف نے صرف و نحو کے مطالب خاص ترتیب سے چست عبارت میں سہل طور پر ضبط کے ساتھ محققانہ

بیان کئے ہیں میری رائے میں یہ کتاب بالخصوص مڈل ومیٹرک وغیرہ کے طلبہ کو بہت مفید ہے۔ اِسکا وسوق سیاق وسبق وترتیب اُن سوالات کے ساتھ جو یونیورسٹی کے امتحانات میں طلبہ سے کئے جاتے ہیں بہت متناسب ومرتبط ہے۔ بالجملہ مصنف کی سعی ومحنت مشکور وقابل قدر ہے۔ واللہ اعلم

تحریر عالیجناب علامی فہامی مولانا مولوی صدر العلما سید غلام حسین صاحب مدرس عربی وفارسی مدرسہ عالیہ ونظام کالج سرکار عالی

بسم معانی ولہ الحمد حقیر نے اِس کتاب کو بتحقیق وتدقیق تمام دیکھا اور بجمیع وجوہ طلبہ علوم کیلئے فائدہ مند تر پایا۔ کیونکہ اِس کتاب میں بارعایت اختصار تسہیل مطالب وقوانین اِس طریقہ سے کیگئی ہے کہ اساتذہ ماہرین ہی اِس سے واقف ہو سکتے ہیں اور اکثر قوانین اِس مختصر میں اِس نہج سے مندرج ہیں کہ دوسرے کتب کی تعلیم سے مستغنی ہیں۔ مصنف کو خدائے معبود جزائے خیر دلیا ہے اور یہ کتاب مدارس سرکاری کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ اِسکا مدارس میں پڑھائے جانا نہایت ضروری ہے فقط

تحریر عالیجناب علامی فہامی مولانا مولوی محمد جمال الدین صاحب اسسٹنٹ لکچرار عربی وفارسی نظام کالج

اِس کتاب کو میں نے اکثر مقامات دیکھی واقعی مصنف نے بڑی تحقیق وتدقیق سے کام لیا ہے۔ یوں تو تصنیف وتالیف دیکھنے کو وہ نقط ہیں لیکن اِس محنت

اور جفاکشی کی قدر کچھ وہی اچھی طرح کر سکتے ہیں جنھوں نے اس دشت ناپیداکنار میں صحرا گردی اور کوہ نوردی کی ہو۔ یا اِس بحر ذخار کی شناوری سے کچھ لذت اُٹھائی ہو۔ میں جہاں تک خیال کرتا ہوں مصنف نے غیر معمولی محنت اُٹھائی ہے۔ جو یہ چند اوراق فراہم ہوئے ہیں۔ ہر کس و ناکس ایسے کام پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ یہ مصنف کا کمال تجربہ ہے۔ جو ایسے بڑے کام کو انجام دینے کا بیڑا اُٹھایا اور اِسے کمال تک پہنچایا۔ ایسی صورت میں مصنف کی محنت نہایت قابل قدر ہے۔ اور اگر کچھ نہیں تو کم سے کم یہ کتاب مڈل یا مڈرک میں مقرر کیجائے کہ ہمارے ملک کا فائدہ ہو۔ یوں تو قواعد میں متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن اس کتاب کے مقابلہ میں سب گرد ہیں اور واقف کار شخص اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ طریقۂ ادا سلاست بیان نفاست معانی اس کتاب میں جسقدر پائی جاتی ہے۔ دوسرے کتابوں میں بہت کم دیکھی جائیگی اور جب اِس کتاب پر میری نظر پڑی ہے تو میری زبان سے بے اختیار یہ شعر نکل گیا۔ ؎

نسخۂ سحر سامری کاغذ تو تیا شود
چوں بکرشمہ سر دہی نرگس سرمہ سای را

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد احقر العباد شیخ حیدر ولد محمد حسن رضا ساکن محلہ عثمان شاہی مدرس فارسی گورنمنٹ سٹی ہائی اسکول سرکار عالی عرض پرداز ہی کہ زمانہ کی رفتار ہمیشہ یکساں نہیں ہی کبھی بہار رہتی ہی اور کبھی خزاں۔ آج فرحت بخش نسیم چلتی ہی غنچے چٹکتے ہیں پھول مہکتے ہیں چمن شاداب رہتا ہی۔ کل صرصر فرائے بھرتی ہی۔ پھول پتے سوکھ جاتے ہیں چمن ویران ہوجاتا ہی۔ خار دامن سے الجھتے ہیں ہر وقت آسمان کا نیا رنگ رہتا ہی۔ اور زمانے کا نیا ڈھنگ کبھی تغلقی خاندان فرمانروائی کرتا ہی تو کبھی خلجی سلاطین کا دور دورہ رہتا ہی۔ کل بادشاہان مغلیہ تخت نشین تھے۔ آج فرمانروایان انگلستان مالک تاج و نگین ہیں۔ فاتح قوم کی زبان بھی فاتح ہوتی ہی مغلیہ سلطنت تھی تو اوسکی زبان بھی حکمرانی کرتی تھی سلطنت کی زبان فارسی سمجھی جاتی تھی۔ ہر شخص کو فارسی بولنے کی آرزو مسلمانوں کو چھوڑ و ہندو بھی فارسی سیکھتے تھے اور کمال حاصل کرتے تھے گورنمنٹ وقعت کی نظر سے دیکھتی تھی بڑے بڑے عہدے ملتے تھے ہمسروں میں امتیاز پیدا ہوتا تھا چین سے گذرتی تھی اور عزت سے کٹ جاتی تھی۔ فارسی لٹریچر کا ذخیرہ روز بروز بڑھ رہا تھا۔ دن دونی رات چوگنی ترقی ہو رہی تھی یکایک زمانے کی نیرنگیوں نے وہ ورق الٹ دیا مغلیہ سلطنت کے کل پرزے بکھر گئے۔ بابری خاندان سے سلطنت جاتی رہی۔ انگریزی پرچم چاروں طرف لہرانے لگے اور عنانِ حکومت برطانیہ عظمیٰ کے زبردست ہاتھوں میں آگئی۔ سلطنت کے ساتھ فارسی زبان کا بھی خاتمہ ہوچکا تھا لیکن فاتح قوم نے اوسوقت

غیر معمولی فیاضی اور رحمدلی سے کام لیا مٹی ہوئی سلطنت کی یادگار قائم رکھی اور فارسی زبان کو ناگہانی موت سے بچالیا۔ فارسی سکنڈ لنگویج قرار دیگئی۔ اور انگریزی کے ساتھ اسکی تعلیم بھی جاری کیگئی۔ نصاب تعلیم[1] مقرر ہوا۔ اور زباندانی کے ساتھ قواعد بھی شریک نصاب کیگئی۔ قواعد میں متعدد کتابیں لکھی گئیں۔ اور کئی فاضلوں نے خامہ فرسائی کی کہیں ایجاز[2] نے خلل ڈالدیا کہیں اطناب[3] نے اپنا رنگ جمایا۔ کوئی کتاب ایسی نظر نہ آئی جو ایجاز مخل[4] سے خالی اور اطناب ممل[5] سے پاک۔ انگریزی خوان طلبہ کو فارسی کیلئے بہت کم وقت ملتا ہے۔ چار گھنٹے انگریزی پڑھتے اور ایک گھنٹہ فارسی ایجاز میں اصل مطلب تک رسائی دشوار ہوتی ہے اور اطناب سے جی بیزار ہوتا ہے اور طبیعت گھبراتی ہے۔ بہرحال ایجاز ہو یا اطناب اُستاد کو غیر معمولی محنت اٹھانی پڑتی ہے۔ طلبہ پریشان ہوجاتے ہیں۔ اوقات خراب ہوتی ہے۔ اور معتدبہ[6] فائدہ نہیں ہوتا سہولت پسند طبیعتیں یہ بار اٹھا سکتی ہیں اور نہ ایسی مصیبتیں جھیل سکتی ہیں۔ میری دلی آرزو تھی کہ کوئی کتاب ایسی لکھی جائے جو قواعد کا معتدبہ ذخیرہ ہو۔ بیان نہایت صاف ہو اور مضامین نہایت عمدہ مختصر ہو۔ اور مفید آسان ہو۔ اور سلیس شب و روز محنت اُٹھائی متعدد کتابیں دیکھیں اور لب لباب ان اوراق پریشان میں جمع کیا مفید القواعد اسکا نام رکھا۔ خدا کا شکر ہے محنت ٹھکانے لگی متفرق مضامین ایک جا جمع ہوگئے اور کتاب کی صورت دکھائی دینے لگی۔ صاحبان علم و فضل سے امید ہے کہ انصاف سے کام لیں گے اور مؤلف کی محنت اور جانفشانی کی داد دینگے ؎

عدالت کن کہ در عدل انچہ یکساعت بدست آید ۔۔۔ میسر نیست در شصت و سال اہل عبادت را

[1] یعنی
[2] یعنی مضمون کا مختصر
[3] طول کلامی
[4] خلل انداز
[5] ملال پیدا کرنے
[6] قابل اعتبار

بیان اصطلاحات بترتیب حروف ابجد

الف ممدودہ ۔ جو الف دوسرے الف سے ملکر پڑھا جائے ۔ جیسے ۔ آب

الف مقصورہ ۔ جو دوسرے الف کے ساتھ نہ ملے ۔ جیسے ۔ عصّا

اشتقاق ۔ مصدر سے صیغے نکالنا ۔ جیسے ۔ آمدن سے آمد

ابدال ۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا ۔ مثلاً غالیچہ سے قالیچہ

امالہ ۔ الف کو یائے مجہول پڑھنا اور فتح کو مائل بکسرہ مثلاً رکاب سے رکیب

ادغام ۔ دو ہمجنس یا ہم مخرج حرفوں کو لپیٹ کر پڑھنا مثلاً شب بو کو شبّو اور شب پر کو شپّر

اشباع ضمہ کو دراز کرنا جس سے واد پیدا ہو یا کسرہ کو دراز کرنا جس سے یا پیدا ہو ۔ یا فتح کو دراز کرنا جس سے الف پیدا ہو ۔ جیسے افتاد ۔ اوفتاد ۔ اچار آچار آتش ۔ آتیش ۔

اصطلاح یا مصطلح ۔ وہ لفظ ہے جسکو کسی خاص گروہ نے کسی خاص معنی میں استعمال کیا ہو جیسے کلمہ کی نحویوں نے اسکو ایک خاص معنی میں استعمال کیا ہے

پ ۔ بائے فارسی ۔

تشدید ۔ ایک حرف کو دوبار ملا کر پڑھنا جیسے کلّہ میں لام ۔

تخفیف ۔ حرف کا کم کرنا مثلاً حق ۔ وقد ۔ تشتق وغیرہ

ترخیم ۔ آخر کلمہ سے حرف دور کرنا جیسے بادشاہ سے بادشا ۔

تحریک ۔ ساکن کو حرکت دینا جیسے آمد ۔ وآمدہ ۔

تعریب یا معرب - غیر زبان کے لفظ کو عربی بنا لینا مثلاً بیل کو فیل گج کو جص چنگ کو صنج وغیرہ۔

تفریس - غیر زبان کے لفظ کو فارسی بنا لینا مثلاً جھکڑ کو جکر۔

تعریف - جو بیان کسی شئی کی ذات یا صفت کو بتاوے۔ جیسے کلمہ کی تعریف کیجاتی ہے کہ کلمہ اُس لفظ کو کہتے ہیں جو معنیٰ مفرد کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

تنوین - نون ساکن جو بولنے میں آوے اور لکھنے میں نہ آوے تنوین کی علامت دو پیش یا دو زبر یا دو زیر ہیں۔ جیسے مشارٌ الیہ۔ غالباً۔ من وجہٍ۔ مگر جب تا و ہمزہ نہو تو ایک الف بھی لکھدیتے ہیں جیسے فوراً۔ ورنہ نہیں جیسے عادۃً۔

تحتانی - ی کو کہتے ہیں۔

ج - جیم تازی یا عربی۔

ح - حائے حطی۔

حرکت - زیر و زبر و پیش کو کہتے ہیں۔

حذف - کسی لفظ یا حرف کو عبارت میں سے دور کر دینا جیسے نشیب سے شیب

حروف متشابہ - جو حروف ایک صورت کے ہوں جیسے با۔ تا۔ ثا۔ وغیرہ

حروف مدہ - و۔ ا۔ ی۔ جبکہ ساکن و ماقبل کی حرکت موافق ہو جیسے۔ نور۔ تار۔ تیر

حروف مخصوصہ عربی - آٹھ ہیں (ث۔ ح۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ ق۔

حروف مخصوصہ فارسی - چار ہیں۔ پ۔ چ۔ ژ۔ گ۔

حروف تہجی و حروف ہجا۔ وہ حروف ہیں جن سے کلمہ بنتا ہے جیسے ز ی د سے زید بنا۔
حروف شمسی۔ ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ل۔ ن جس لفظ کے شروع میں ان میں سے کوئی حرف ہو اور اُس پر ال عربی کا آجاوے تو لام اُس حرف سے بدل کر مشدد ہو جاتا ہے۔ مثلاً السلام۔ الثانی وغیرہ۔
حروف قمری۔ ا۔ ب ج ح خ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ک۔ م۔ و۔ ہ۔ ی۔ ان حرفوں پر ال اگر بدلتا نہیں بلکہ ال اور وہ حرف دونوں پڑھے جاتے ہیں جیسے۔ القمر وغیرہ
حروف مسروری۔ وہ ہیں جو تلفظ میں دو حرفی ہوں اور وہ بارہ[۱۲] حرف ہیں مثلاً با۔ تا۔ ثا۔ حا۔ خا۔ را۔ زا۔ طا۔ ظا۔ فا۔ ہا۔ یا۔
حروف ملفوظی۔ وہ ہیں جو تلفظ میں تین حرفی ہوں اور حرف آخر اُسکا مثل اول کے نہو اور وہ تیرہ[۱۳] حرف ہیں مثلاً الف۔ جیم۔ دال۔ ذال۔ سین۔ شین۔ صاد۔ ضاد۔ عین۔ غین۔ قاف۔ کاف۔ لام۔
حروف مکتوبی۔ وہ ہیں جو تین حرفی ہوں اور اول اور آخر اُن کا ایک جنس سے ہو اور وہ فقط تین حرف ہیں۔ میم۔ واوٗ۔ نون۔
حروف علت۔ تین ہیں۔ الف۔ واوٗ۔ یا۔ کہ مجموعہ اُن کا (وا ے) ہے
حروف صحیح۔ جو ماسوا حروف علت کے ہیں۔ جیسے۔ ب۔ ت۔ ث۔ ج وغیرہ

ر۔ رائے مہملہ

ز۔ زائے معجمہ یا زائے تازی۔ ژ۔ ژائے فارسی۔

سماعی ۔ جسکے واسطے کوئی قاعدۂ کلیہ نہو جیسے درخت کی جمع درختان ۔

سکون ۔ یعنی جزم

ساکن ۔ جزم والا حرف ۔

صیغہ ۔ لفظ کی ہیأت کو کہتے ہیں ۔

ضمہ ۔ ضم ۔ رفع ۔ یعنی پیش ۔

ضرب المثل ۔ جب کوئی جملہ و کلام تام اصلی معنی کے علاوہ دوسرے معنی میں اصلی مناسبت کے ساتھ مشہور ہو جائے تو اسکو ضرب المثل کہتے ہیں جیسے آب آمد تیمم برخاست ۔

غیر ملفوظ ۔ وہ حرف ہے جو لکھا جائے اور پڑھا نہ جائے جیسے عمرو کی واو ۔

غائب ۔ وہ ہے جو سامنے نہو ۔

فارسی حروف تہجی ۔ اصل میں چوبیس ہیں ا ۔ ب پ ت ۔ ج چ خ ۔ د ۔ ذ ۔ ر ۔ ز ۔ س ۔ ش ۔ غ ۔ ف ۔ ک ۔ گ ۔ ل م ۔ ن ۔ و ۔ ہ ۔ ی ۔

فتحہ ۔ فتح ۔ نصب ۔ یعنی زبر ۔ **فوقانی** ۔ ت کو کہتے ہیں ۔

قلب ۔ حرفوں کی ترتیب بدلنا جیسے دروزہ سے دریوزہ ۔

قانون قاعدہ کلیہ کو کہتے ہیں ۔

قیاسی ۔ جو قاعدہ کلیہ کے موافق ہو ۔ جیسے درخت کی جمع درختہا ۔

کسرہ ۔ کسر ۔ جر ۔ یعنی زیر ۔

ک - کاف تازی -

گ - کاف فارسی -

لغت - اصل زبان کو کہتے ہیں -

موضوع - علم. اوس چیز کو کہتے ہیں جسکے حالات ذاتی اوس علم میں بیان کئے جائیں جیسے علم صرف کا موضوع کلمہ ہے اور علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے -

معنی - جو چیز کلمہ یا کلام سے سمجھی جائے -

متحرک - وہ حرف ہے جس پر حرکت ہو -

مضموم - مرفوع - جس پر پیش ہو -

مفتوح و منصوب - جس پر زبر ہو -

مکسور - و مجرور - جس کے نیچے زیر ہو -

مُشدّد - جس پر تشدید ہو - جیسے خرّم کی ر -

ماقبل - جو کسی حرف سے پہلے ہو - جیسے احمد میں الف

مابعد - جو کسی حرف سے پیچھے ہو جیسے زید میں دال

موقوف - وہ ساکن ہے جو بعد ساکن کے آوے جیسے دال زرد کی بس ت دوست کا

ملفوظ - وہ حرف ہے جو پڑھنے میں آئے -

معجمہ یا منقوط - حرف نقطہ دار جیسے ب - پ - ت - ث - ج - چ - خ - ذ - ز - ژ - ش - ض - ظ - غ - ف - ق - ن - ي -

مہملہ یا غیر منقوطہ - حرف بے نقط جیسے ا ح - د - ر س ص - ط ع ک ل - م - و - ہ -

مادہ - جوہر لفظ اور اصلی حروف کو کہتے ہیں - جو کل یا اکثر گردانوں میں پائے جاویں جیسے ضارب میں - ض - ر - ب -

محاورہ - فعل کو اسم کے ساتھ باقاعدہ استعمال کرنا - مثلاً اشک از دیدہ ریخت اور مصدر کے ساتھ ایسے استعمال کو بھی محاورہ کہتے ہیں - جیسے آب خوردن

موحدہ - ب کو کہتے ہیں -

مثناۃ - دو نقطے والا حرف یعنی - ت - ی -

مثلثہ - ث کو کہتے ہیں -

محذوف - وہ لفظ جو عبارت سے دور کر دیا گیا ہو جیسے چشم بد دور یعنی دور باد

مخفف جس کا کوئی حرف کم ہو گیا ہو - جیسے گر مخفف اگر کا -

مشتق - وہ کلمہ ہے جو کسی سے بنایا گیا ہو - جیسے آمد بنا آمدن سے

مخاطب - جس سے کچھ کہا جائے -

متکلم - جو بات کرتا ہو -

مترادف - وہ لفظ ہے جو کسی لفظ کے ہم معنی ہو - جیسے زلف و گیسو -

مقدر - جو عبارت میں نہ آوے اور مراد ہو - جیسے بنام آنکہ نامش حرز جانہاست میں ابتدا می کنم -

منوّن۔ لفظ تنوین دار۔
مشترک۔ جو لفظ متعدد معنی رکھتا ہو۔ مثلاً بر سینہ و بغل و اوپر
نون غنہ۔ وہ نون ہے جسکی آواز ناک سے نکلتی ہو۔ یہ نون حرف مدّہ کے بعد آتا ہے۔ مثلاً۔ چوں۔ چنیں۔ چناں۔
نقل۔ ایک حرف کی حرکت دوسرے کو دینا۔ مثلاً۔ ازادست میں الف کا زبر دال کو دیدیا۔
وقف۔ سکون کے بعد سکون جیسے سرد میں دال۔
واؤ معروف۔ جس کے ماقبل ضمہ کھل کر پڑھا جاوے جیسے دور کی واؤ
واؤ مجہول۔ جس کے ماقبل ضمہ کھل کر نہ پڑھا جاوے جیسے واو شور کی۔
واؤ معدولہ۔ جو لکھی جاوے پڑھی نہ جاوے۔ جیسے خواب کی واؤ
واؤ زائدہ۔ تو۔ جو۔
ہائے ملفوظی۔ جو کھل کر پڑھی جائے مثلاً۔ راہ۔ واہ
ہائے مختفی۔ جو حرکت کی اظہار کیلئے آخر میں لکھی جاوے مثلاً پروانہ میں ہ۔ ہائے ہوّز۔
ی۔ یائے مثناۃ تحتانی۔
یائے معروف۔ جس کے ماقبل کسرہ خوب ظاہر ہو۔ جیسے غنی کی ی
یائے مجہول۔ جس کے ماقبل کسرہ ظاہر نہ ہو جیسے ی بیّ کی۔

علم صرف

صرف۔ وہ علم ہے جس سے کلمہ کا وزن اور تبدیل و اشتقاق معلوم ہو۔ لفظ مفرد معنی دار کو کلمہ اور بے معنی لفظ کو **مہمل** اور کئی لفظوں کے مجموعہ کو **مرکب** کہتے ہیں۔ جیسے مرد آمد۔ کلمے کی تین قسمیں ہیں۔ **اسم**۔ **فعل**۔ **حرف**۔

اسم۔ وہ کلمہ ہے جو بغیر ملانے دوسرے کلمے کے اپنی معنی بتلاوے اور اس میں زمانہ نہ ہو جیسا زید۔ مرد۔ وغیرہ **فعل** وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود بتاوے اور اس میں زمانہ بھی ہو جیسے۔ رفت۔ رود۔ وغیرہ **زمانے** تین ہیں **ماضی**۔ جو گذر گیا ہو **حال** جو موجود ہو **مستقبل**۔ جو آنے والا ہو۔ **حرف**۔ وہ کلمہ ہے کہ جب تک اسم یا فعل اسکے ساتھ نہ ملائے جائیں اپنی معنی نہ بتاوے جیسے ور۔ بر۔ از۔ **اسم** کی تین قسم ہیں **جامد**۔ **مصدر**۔ **مشتق**۔

جامد۔ جو نہ خود کسی سے نکلے اور نہ کوئی اُس سے نکلا ہو۔ جیسے تنگ۔ مرد۔ وغیرہ

مصدر۔ جس سے اسم مشتق اور فعل نکلیں جیسے کردن سے۔ کرد۔ یا کنندہ نکلا ہے

معنوں کے لحاظ سے **اسم** کی دو قسمیں ہیں۔ **معرفہ**۔ **نکرہ**۔

معرفہ۔ وہ ہے جس سے معین چیز مراد ہو۔ جیسے۔ زید

نکرہ۔ وہ اسم ہے جس سے غیر معین چیز مراد ہو۔ جیسے۔ قلم۔ کتاب دوات وغیرہ۔

اسم کی جمع بنانے کے قاعدے

واحد ایک کو کہتے ہیں جمع ایک سے زیادہ کو جیسے اسپ اسپان جاندار اسم کی جمع واحد کے آخر میں اٗن لگانے سے بنتی ہے اور بے جان کی ہا لگانے سے جیسے سگ۔ سگان۔ گل۔ گلہا۔ **فائدہ** جب بے جان اسم کے آخر میں ہائے مختفی ہو جمع کے وقت ہائے مختفی نکال دیتے ہیں اور ہائے جمع آخر میں لاتے ہیں جیسے نامہ نامہا۔ خامہ خامہا اور اگر ہائے مختفی نہ ہو تو اسکے بعد فقط ہا بڑھاتے ہیں جیسے گرہ۔ گرہہا۔ جب جاندار اسم کے آخر میں الف یا واو ہو تو بجائے ان کی لفظ یان بڑھاتے ہیں جیسے گل رو۔ گل رویان۔ اور شیدا۔ شیدایان۔ جب اس کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو اسکو گ سے بدلکر ان زیادہ کر دیتے ہیں جیسے خواہندہ۔ خواہندگان لیکن درخت کی جمع درختان قاعدہ مقررہ کے خلاف ہے۔ بعض اسموں کے آخر میں ات یا جات لگا کر جمع بناتے ہیں جیسے بیگم بیگمات۔ کاغذ۔ کاغذات۔ نقشہ نقشجات بعض وقت بغیر ہائے کے لکھتے ہیں۔

بیان جمع

اہل فارسی بعض جمع عربی کو زیادتی علامت جمع پھر جمع بنا لیتے ہیں ایسی جمع کو جمع الجمع کہتے ہیں جیسے حور۔ حوراں۔ اکابر۔ اکابراں وغیرہ وزن کی لحاظ سے جمع کی دو قسمیں ہیں جمع سالم جمع مکسر جمع سالم میں اسم اپنے اصلی ہئیات پر قائم رہتا ہے پھر اگر وہ

اسم مذکر ہو تو اسکے آخر میں واؤ و نون یا یا و نون بڑھا دیتے ہیں جیسے مومن کی جمع ۔ مومنوں و مومنین اور اگر وہ اسم مونث ہو تو اوسکے آخر میں الف اور ت بڑھاتے ہیں جیسے مومنہ سے مومنات جمع تکسیر میں اسم اپنی اصلی صورت پر قایم نہیں رہتا جیسے طفل کی جمع اطفال تو پ کی جمع توپہا فارسی میں مذکر و مونث کا تفرقہ نہیں ہے تاہم اوسکی تمیز دو صورتوں سے ہوسکتی ہے اول مذکر و مونث کے لئے جدا جدا لفظ موجود ہیں جیسے۔

مذکر	مونث	مذکر	مونث	مذکر	مونث
مرد	زن	برادر	خواہر	بندہ	کنیز

خروس ماکیان

دوم جو اسم مذکر اور مونث دونوں کے لئے آتے ہیں اونپر لفظ نر اور مادہ لگانے سے تمیز ہوجاتی ہے۔

مذکر	مونث	مذکر	مونث	مذکر	مونث
شتر نر	شتر مادہ	گاؤ نر	گاؤ مادہ	شیر نر	شیر مادہ

اسم معرفہ کی چار قسمیں ہیں (۱) ضمیر (۲) اسم اشارہ (۳) اسم موصول (۴) علم ۔ ضمیر وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی جگہ جسکا پہلے ذکر کیا گیا ہے آوے اوسکی دو قسمیں ہیں (۱) ضمیر منفصل (۲) ضمیر متصل ضمیر منفصل وہ ہے کہ جزو کلمہ نہو جیسے او ۔ من ۔ شما ۔ ضمیر متصل ۔ جزو کلمہ ہوتی ہے ۔ جیسے غلامم گفتمش ۔ نامت وغیرہ ہیں ۔ م ۔ ش اور ت ۔ اسم کی تین حالتیں ہیں ۔ حالت فاعلی ۔ حالت مفعولی ۔ حالت اضافی یا حالت جری حالت فاعلی وہ کوئی کام کریگا ۔ حالت مفعولی میں اسپر

کوئی فعل واقع ہوگا۔ حالت اضافی میں وہ کسی اور اسم سے لگاؤ رکھے گا۔

ضمائر منفصل کا نقشہ

اقسام ضمائر	غائب	حاضر	متکلم	مثالیں
فاعلی	او وے	تو	من	او دید تو دیدی من دیدم
مفعولی	اورا یا وے را	ترا	مرا	اورا گرفت ترا گرفت مرا گرفت
اضافی	او وے	تو	من	غلام او غلام تو غلام من

غائب۔ حاضر اور متکلم یا واحد ہونگے یا جمع اس لحاظ سے انکی ضمیروں کی بھی جمع ہوگی

اقسام ضمائر	جمع غائب	جمع حاضر	جمع متکلم	مثالیں
فاعلی	ایشان آنہا اینان	شما	ما	ایشان کردند شمای دیدید مای کنیم اینان رفتند
مفعولی	ایشان را آنہا را اینان را	شمارا	مارا	ایشان راگرفتم شمارا دیدم مارا گرفت
اضافی	ایشان آنہا	شما	ما	غلام ایشان غلام شما غلام ما

ضمائرِ متصل کا نقشہ

		واحد			جمع	
اقسامِ ضمیر	غائب	حاضر	متکلم	غائب	حاضر	متکلم
فاعلی	٠	ی	م	ند	ید	یم
مفعولی	ش	ت	م	شان	تان	مان
اضافی	ش	ت	م	شان	تان	مان

مثالیں

آمد	آمدی	آمدم	آمدند	آمدید	آمدیم
دادش	دادت	دادندم	دادندشان	دادندتان	دادندمان
غلامش	غلامت	غلامم	غلامشان	غلامتان	غلاممان

نقشہ سے معلوم ہوا ہوگا کہ ضمیر متصل واحد غائب کیلئے کوئی لفظ ظاہر نہیں ہے جیسے کرد کہ اس میں او پوشیدہ ہے۔ اس ضمیر کو ضمیر مستتر کہتے ہیں۔

فارسی میں چھ ضمیر منفصل اور دس ضمیر متصل ہیں **فائدہ** جب کلمے کے آخر ہائے مختفی ہو اس میں ضمیر متصل لگائی جائے تو اس ضمیر کے اوپر **الف** بڑھانا ضروری ہے۔ تاکہ دو ساکن جمع نہ ہوں جیسے آمدہ ام وغیرہ

لفظ خود اور خویشتن بھی کبھی ضمیر واحد غائب واحد حاضر اور واحد متکلم کی جگہ مستعمل ہوتے ہیں۔ اور تاکید کا فائدہ دیتے ہیں جیسے تو خودست کردہ بودی

کبھی لفظ بندہ بھی ضمیر واحد متکلم کی جگہ استعمال کرتے ہیں جیسے بندہ میروم اور علی ہذا لفظ فدوی ۔ کمترین خاکسار الخ ۔ جو الفاظ بجائے ضمیر مخاطب واسطے تعظیم مخاطب وغائب کے استعمال کئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں ۔ جیسے جنابعالی عالیجاہ الخ ۔ اکثر مرجع ضمیر سے پہلے لاتے ہیں لیکن کبھی شبہ دور کرنے کیلئے مرجع ضمیر سے دور ہونیکے سبب سے مرجع کو مکرر لاتے ہیں ۔ کبھی ضمیر مرجع سے پہلے آجاتی ہے اسکو اضمار قبل الذکر کہتے ہیں ۔ جیسے شعر خمارستیٔ خودرا بغمزہ تو فروخت ۔ دگر نماند متاعیش درکان نرگس اس میں ضمیر شین کا مرجع نرگس ہے ۔ جسکا ذکر بعد میں ہے (۲) اسم اشارہ وہ اسم ہے جس سے کسی چیز یا شخص یا جگہ کی طرف اشارہ کریں ۔ مثلاً این کتاب ۔ آن قلم وغیرہ ۔ جس کی طرف اشارہ کریں ۔ اُسے مشارٌالیہ کہتے ہیں ۔ مشارٌالیہ قریب کے لئے لفظ این اور بعید کے لئے لفظ آن بولتے ہیں ۔ کبھی حاضر شے کے واسطے لفظ این اور غائب کے واسطے لفظ آن استعمال کرتے ہیں ۔ جیسے این از ماست ۔ آن از زید است اسم اشارہ کی جمع کبھی ہا سے آتی ہے ۔ جب کہ مشارٌالیہ بے جان ہو ۔ جیسے اینہا کبھی آن سے جب کہ مشارٌالیہ جاندار ہو جیسے اینان وآنان ہمین اور ہمان ۔ (ہم این ۔ ہم آن) اشارہ تاکیدی کے واسطے آتے ہیں فائدہ روز ۔ شب ۔ اور سال کے ساتھ

لفظ این کے عوض ام استعمال کرتے ہیں جیسے امروز۔ امشب۔ امسال وغیرہ۔ جب این اور آن کے پہلے ب آجاوے تو الف۔ دال سے بدلتے ہیں جیسے بدین۔ بدان۔ (۳) اسم موصول وہ ہے جسکے بعد ایک جملہ اسکے بیان کے لئے آئے وہ جملہ اصلہ کہلاتا ہے۔ صلہ اور موصول کے درمیان عموماً ایک کاف لاتے ہیں۔ جیسے شخصے کہ پیش من میخواند آمدہ است۔ یہاں شخصے اسم موصول اور پیش من میخواند جملہ خبریہ صلہ ہے۔ کاف سر صلہ کا۔ موصول اور صلہ سے مراد ایک معین چیز ہوتی ہے۔ ہر کہ۔ ہر آنکہ۔ آنانکہ۔ آنکس کہ۔ وغیرہ ذوی العقول کے واسطے اور ہر چہ۔ ہر آنچہ۔ آنچہ غیر ذوی العقول کے واسطے مقرر ہیں (۴) علم وہ ہے جو کسی خاص چیز یا شخص کا نام ہو۔ جیسے احمد زید۔ بکر وغیرہ۔ اشخاص کے نام یعنی علم چھ طور پر ہوتے ہیں یا (۱) اصلی نام جو ولادت کے بعد رکھا جاتا ہے جیسے محمود۔ خطاب جو بادشاہ یا امیر خوش ہوکر نوکروں کو عنایت کرتے ہیں جیسے صفدر جنگ۔ شمس العلما۔ وغیرہ (۳) تخلص جو نام کہ شاعر اپنے لئے نظم میں رکھ لیا کرتے ہیں جیسے سعدی تخلص ہے۔ شیخ مصلح الدین شیرازی کا (۴) لقب جو اصلی نام کے سوا کسی وصف کے سبب مشہور ہو جاوے جیسے حیدر کرار لقب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہے۔ (۵) عرف جو اصلی نام سے مختصر ہوکر مشہور ہو جائے جیسے

عنایت اللہ سے عنفوں (۶) **کنیت** جو بعض موقع میں عرب کے لوگ باپ یا ماں کا پتہ بھی شامل کر لیتے ہیں جیسے ابوالقاسم۔ اُم عمر۔ کبھی وصف کے لحاظ سے بھی ایسے نام رکھ لیتے ہیں جیسے ابوالفضل۔ **معرفہ** کی اسکے سوا اور قسمیں بھی ہیں یا جن سے خاص شخص یا چیز مراد ہوتی ہے وہ یہ ہیں (۱) **معہود ذہنی** وہ اسم ہے جو صرف **متکلم** اور **مخاطب** کے ذہن میں معین ہو جیسے لفظ دوست اور دشمن جو صرف متکلم اور مخاطب کے ذہن میں ہو۔ (۲) **معہود خارجی** وہ اسم ہے جسکو متکلم اور مخاطب دونوں کے سوا اور بھی جانتے ہوں جیسے۔ غلام مصر خلیل اللہ مراد حضرت یوسف اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام ہے (۳) جب اسم نکرہ معرفہ کی طرف مضاف ہو یا اسمیں کسی صفت کی سبب کوئی تخصیص پیدا ہو جائے تو اسم نکرہ معرفہ ہو جاتا ہے۔ جیسے کتاب زید۔ اسپ چالاک **اسم** نکرہ کے سات قسم ہیں۔ **اسم ذات**۔ **اسم صفت**۔ **اسم مصدر**۔ **اسم فاعل**۔ **اسم مفعول**۔ **اسم حالیہ**۔ **حاصل مصدر**۔ ان میں سے چار آخر کے مصدر سے مشتق ہوتے ہیں **اسم ذات** جس سے محض ذات یعنی عین کسی چیز کے بلا خصوصیت و صفت کے سمجھی جاوے۔ جیسے۔ آب۔ آتش۔ سنگ۔ صحرا وغیرہ اسم ذات میں یہ چاروں قسم مندرجہ ذیل بھی داخل ہیں **اسم ظرف** جس سے جگہ یا وقت سمجھا جاوے جیسے خوابگاہ۔ گورستان۔ روز۔ شب وغیرہ۔ (۲) **اسم تصغیر** جس سے کسی چیز کا چھوٹا ہونا سمجھا جاتا ہے۔ جیسے طفلک۔ مردک۔

یہ کبھی محبت و شفقت کے واسطے آتا ہے اور کبھی حقارت کیلئے۔ اسم تصغیر کی علامت ک
چہ۔ یچہ۔ یزہ۔ وکہ ہے۔ جیسے باغچہ۔ دریچہ۔ مشکیزہ۔ پسرو۔ مردکہ۔ تصغیر میں ہائے
مختفی گ سے بدل جاتی ہے۔ (۳) **اسم آلہ** وہ اسم ہے جس سے ہتیار کی معنی
سمجھی جاویں جیسے ناخن گیر۔ گل تراش وغیرہ (۴) **اسم صوت** وہ ہے جس سے
آواز کی معنی سمجھی جاویں جیسے کوکو۔ فاختہ کی آواز۔ غاق کوے کی آواز۔ اسم ظرف کی دو
قسمیں ہیں۔ **ظرف مکان** جو جگہ بتاوے جیسے نشست گاہ: بیٹھنے کی جگہ۔
(۲) **ظرف زمان**۔ جو وقت بتاوے جیسے روز۔ شب۔ شام۔ صبح۔ ظرف
مکان الفاظ مندرجہ ذیل لاحق کرنے سے بنتا ہے۔ گاہ۔ وگہ۔ دان۔ ستان۔
کدہ۔ زار۔ خانہ۔ سرا۔ بار جیسے جولانگاہ۔ رزمگہ۔ تابدان۔ گلستان۔ عشرت کدہ
لالہ زار۔ آتش خانہ۔ دولت سرا۔ جوئبار۔ کبھی **مشتق** بھی اسم ظرف کی معنی دیتا ہے
جیسے دوشہ۔ دودھ دوہنے کا برتن **اسم صفت** وہ ہے جس سے بھلائی یا برائی
کسی شے کی سمجھی جاوے۔ جیسے۔ خوب و زشت۔ صفت کبھی بلحاظ دوسری شے کی ہوتی
ہے اور کبھی بلا ملاحظہ دوسری شے کے اول کو صفت اضافی و تفضیل اضافی کہتے ہیں
اور ثانی کو تفضیل نفسی و صفت محض کہتے ہیں۔ (۱) **تفضیل نفسی یا صفت محض**
وہ ہے کہ بلا کمی بیشی کے معنی وصفی اس سے ظاہر ہوں جیسے نیک و بد وغیرہ۔ تفضیل
اضافی دو قسم پر ہے۔ تفضیل بعض اور تفضیل کل (۲) **تفضیل بعض** وہ ہے جس میں
زیادتی معنی وصفی کی بعض کے لحاظ سمجھی جاوے جیسے خوشتر۔ بدتر وغیرہ۔

(۳) **تفضیل کل** وہ ہے کہ جسمیں زیادتی کل کے لحاظ سے سمجھی جاوے جیسے خوشترین بدترین جب متعدد چیزوں پر فضیلت کسی شے کو دیجاوے تو اوں استعمال کرتے ہیں۔

تفضیل بعض یا تفضیل کل کے بنانیکے قاعدے

تفضیل نفسی کے بعد لفظ **تر** لگانے سے تفضیل بعض اور لفظ **ترین** کے لگانیسے تفضیل کل بنتی ہے جیسے زید از عمر نیک تر است۔ و بدترین اعمال شرک بخدا است کبھی صفت کے اول ہی معنی وصفی کی زیادتی کیلئے۔ نیک بسیار۔ خیلے۔ خوب بے حد۔ نہایت وغیرہ لاتے ہیں جیسے۔ این کتاب خیلے خوب است جس لفظ سے کسی شے کی گنتی معلوم ہوتی ہے اُسکو **اسم عدد** کہتے ہیں جیسے چہار اسپ پنج کتاب چہار و پنج اسم عدد۔ اسپ و کتاب معدود جن الفاظ سے چیزوں کا درجہ اور عدد بھی معلوم ہو اُنکو **صفات عددی یا اعداد وصفائی** کہتے ہیں جیسے باب ہشتم فصل سیزدہم ہشتم۔ سیزدہم۔ صفت عددی ہے۔ باب و فصل معدود ہیں

(قاعدہ ارزمونی وخفسش)

واضح ہو کہ صرف اور نحو کے واضعان قانون نے فارسی میں علامت مصدر دن یا تن مقرر کی ہے اگر بالفرض کوئی شخص بجائے **دن** کے **تن** استعمال کرے وہ از روئے قاعدہ ارزمونی وخفسش غلط ہے اس لئے کہ سات حرف یعنی ا۔ ر۔ ز م۔ و۔ ن۔ ی۔ دن کے لازم ملزوم ہیں جبکہ علامت مصدر حذف کر دیں تو

آخر میں ان سات حرفوں میں سے کوئی ایک حرف ضرور ہوگا علیٰ ہذا چہار حرف
یعنی خ ف س ش ۔ تن کے لازم ملزوم ہیں اگر علامت مصدر حذف کریں تو آخر
کا حرف ان چہار حروف میں سے کوئی ایک ضرور ہوگا جسکی مثال ذیل میں دیجاتی ہے

مثال دن زادن ۔ افشردن ۔ زدن ۔ آمدن ۔ آزمودن ۔ راندن ۔ پدیدن
مثال تن آفتن ۔ رفتن ۔ دانستن ۔ آغشتن ۔

واضح ہو کہ ارزمونی وخفسش یعنی ان گیارہ حروف کا مجموعہ (ازسفر خوش نیم) ہوتا ہے

فائدہ ۔ شدن دراصل شودن ہے بسبب ثقالت کے واو حذف کردیا گیا۔

فائدہ ۔ واضح ہو کہ ستدن مخفف ہے ستیدن کا آجدن مخفف ہے آجیدن کا
اور آژدن مخفف ہے آژندن کا۔

مصدر وہ ہے جس سے فعل و اسم مشتق نکلے اوسکی علامت فارسی میں **دن یا تن**
اور اردو میں لفظ "نا" ہے ۔ جیسے رفتن ۔ جانا **مصدر** کی دو قسمیں ہیں اصلی اور
جعلی ۔ **مصدر اصلی** وہ ہے کہ بحسب اصل مفرد ہو جیسے آمدن و آوردن ۔
مصدر جعلی ۔ وہ مرکب ہے جو بہ الحاق یائے معروف و دال مفتوح و نون
ساکن بنایا جاوے ۔ خواہ مصدر عربی ہو جیسے تشمیدن ۔ فہمیدن یا امر مخاطب کسی
مصدر اصلی کا ہو ۔ جیسے پنداریدن وغیرہ **مصدر متصرف** دو قسم پر ہے ۔ ایک
کامل التصریف ۔ دوسرا ناقص التصریف ۔ **کامل التصریف** وہ ہے جس سے تمام
افعال و اسمائے مشتقہ نکلیں ۔ اور اسکو مصدر متصرف بھی کہتے ہیں جیسے خوردن

زدن ۔ رفتن وغیرہ ۔ **ناقص التصریف** وہ ہے جس سے تمام افعال و اسمائے مشتقہ نہ نکلیں اور اسکو مصدر مقتضب بھی کہتے ہیں جیسے خستن نخستن وغیرہ **اسم مصدر** وہ اسم نکرہ ہے جسمیں معنی کام کرنیکے یا حالت کے ہوں ۔ جیسے تسبیح کا اسم مصدر سبحان ۔ **مصدر** سے دو طرح کے کلمے نکلتے ہیں ۔

(۱) وہ جن میں زمانہ پایا جاتا ہے جیسے رفت و ریخت انکا نام **فعل** ہے ۔

(۲) وہ کلمہ جن میں زمانہ پایا نہیں جاتا مگر مصدر کے معنی اور مادہ یعنی حروف اصلی مصدر کے باقی رہتے ہیں ۔ انکو **اسم مشتق** کہتے ہیں جیسے خورندہ وغیرہ ۔ **فائدہ** کبھی **عربی** سے بھی **فارسی** مصدر بنا لیتے ہیں جیسے رقصیدن و فہمیدن وغیرہ اسطرح کبھی **ہندی** سے بھی جیسے چلنے سے چلیدن ۔ **فائدہ** کبھی مصدر مرکب ہوتا ہے ۔ جیسے گوش داشتن ۔ راہ رفتن وغیرہ **فعل** کام کو کہتے ہیں اور کام کرنے والے کو **فاعل** پس ہر فعل کیلئے فاعل ضرور ہے ۔ جیسے آمد زید ۔ آیا زید آمد فعل ۔ زید فاعل ۔ اگر فعل و فاعل سے ملکر بات پوری ہو اور فعل فاعل سے تجاوز نکرے تو وہ **فعل لازم** ہے جیسے زید رفت یعنی زید گیا ۔ رفت فعل زید فاعل جانیکا فعل زید پر تمام ہوا ۔ پس رفتن فعل لازم ہے ۔ اگر فعل فاعل سے تجاوز کرکے کسی پر واقع ہو تو وہ فعل متعدی ہے جیسے زد زید بکر را ۔ یعنی زید نے بکر کو مارا ۔ زد فعل متعدی ۔ زید فاعل اور بکر مفعول فعل زید سے نکلکر بکر پر واقع ہوا ۔ اور کبھی متعدی اور لازم میں یوں امتیاز کرتے ہیں کہ جس مصدر کے ماضی مطلق کے اردو ترجمے میں لفظ نے

آوے وہ مصدر و افعال متعدی ہیں جیسے زید زد۔ زید نے مارا۔ بکر خورد بکر نے کھایا۔ پس زدن و خوردن اور اُن کے افعال متعدی ہیں۔ اور جس مصدر کے ماضی مطلق کے اردو ترجمے میں لفظ **نے** نہ آئے وہ اور اوسکے افعال لازم ہیں جیسے زید آمد۔ زید آیا۔ عمرو مُرد۔ عمرو مرا۔ پس آمدن و مردن لازم ہیں۔ **اور یاد رہے** کہ آوردن۔ بردن اور رلودن۔ یہ تینوں مصدر اور اُن کے افعال متعدی اِس سے **مستثنیٰ** ہیں۔ جیسے زید آورد یعنی زید لایا۔ جس فعل کا فاعل معلوم ہو اوسکو **معروف یا معلوم** کہتے ہیں جیسے زد زید عمرو را۔ یعنی زید نے عمرو کو مارا۔ زد فعل معروف ہے جس **فعل کا فاعل** معلوم نہو اُسکو **مجہول** کہتے ہیں جیسے زید کشتہ شد۔ یعنی زید مارا گیا۔ یہاں مارنے والا مذکور نہیں ہے اور زید کو مفعول **مالم یسم فاعلہ** اُس فعل کا کہتے ہیں یعنی ایسا مفعول کہ جس کے فاعل کا ذکر نہیں ہوا **فعل لازم** مجہول نہیں ہوتا **فعل مجہول** کا مصدر مجہول فعل معروف کے مصدر معروف سے بنتا ہے۔ جبکہ مصدر کے ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد ہ اور شدن لگا دیں جیسے زدن سے زدہ شدن وغیرہ **فعل معروف یا مجہول** پر نون مفتوح لانے سے فعل منفی یا نفی ہو جاتا ہے۔ جیسے نزد زید عمرو را یعنی زید نے عمرو کو نہیں مارا۔ نہ کشیدہ شد زید۔ زید نہیں کھینچا گیا۔ اور جس فعل پر نون نفی نہو وہ **مثبت یا اثبات** کہلاتا ہے۔ فعل چار طرح پر ہے۔

اثبات معروف جیسے آورد۔ وہ لایا۔ نفی معروف جیسے نیاورد۔ نہ لایا
اثبات مجہول آوردہ شد لایا گیا۔ نفی مجہول نیاوردہ شد۔ نہ لایا گیا۔
مصدر بھی چار طرح پر ہے۔ جیسے پروردن۔ پالنا۔ نپروردن۔ نہ پالنا
پروردہ شدن۔ پالا جانا۔ نہ پروردہ شدن۔ نہ پالا جانا۔ جیسا مصدر ہوگا
فعل اُسیطرح ہوگا فعل چھ قسم پر ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) حال
(۴) مستقبل (۵) امر (۶) نہی۔ ماضی کے سات قسمیں ہیں (۱) ماضی
مطلق (۲) ماضی قریب (۳) ماضی بعید (۴) ماضی استمراری
(۵) ماضی شکیہ (۶) ماضی تمنی (۷) ماضی معطوفہ۔

ماضی او صیغہ واحد غائب بنانیکا قاعدہ

ماضی مطلق بنانے کیلئے مصدر کے آخر سے نون اور اوسکے ماقبل کی حرکت دور کردیں جیسے پروردن سے پرورد۔ ماضی مطلق کے آخر فتح دیکر فعلہائے مختفی اور لفظ است زیادہ کرنے سے ماضی قریب بنتی ہے۔ جیسے پروردہ است۔ اور ماضی مطلق کے آخر فتحہ دیکر ہائے مختفی اور لفظ بود زیادہ کرنے سے ماضی بعید بنتی ہے۔ جیسے پروردہ بود۔ اُس نے پالا تھا۔ پروردہ شدہ بود۔ وہ پالا گیا تھا۔ ماضی استمراری ماضی مطلق کے اول لفظ می یا ہمی۔ لگانے سے بنتی ہے۔ جیسے می پرورد یا ہمی پرورد۔ می پروردہ شد۔ یا

ہی پروردہ شد **فائدہ** لفظ می اور ہی مجہول میں ہر کلمہ بھی لانا درست ہے۔ اور **شد** کے اوپر بھی جیسے می پروردہ شد یا پروردہ می شد کبھی ماضی استمراری کے آخر یائے مجہول بھی زیادہ کرتے ہیں جیسے می پروردے۔ **ماضی شکیہ** ماضی مطلق کے آخر فتحہ دیکر ہائے مختفی اور لفظ **باشد** زیادہ کرتے ہیں جیسے آوردہ باشد یا آوردہ شدہ باشد۔ **ماضی تمنی** ماضی مطلق کے آخر یائے مجہول بڑھانے سے بنتی ہے جیسے کردی وکردہ شدی۔ **فائدہ** تمنی کے معنی آرزو کے ہیں جب یہ ماضی **اگر** کے بعد واقع ہو تو معنی آرزو کے حاصل ہوتے ہیں جیسے زید اگر پروردے خوب شدے۔ زید اگر پالتا تو اچھا ہوتا۔ جب اگر کے بعد واقع نہ ہو تو ماضی استمراری کے معنی پائے جائینگے۔ اُسکے صرف تین صیغے ہوتے ہیں **ماضی معطوفہ** کے لیئے ماضی مطلق کے آخر فتحہ اور ہائے مختفی لگاکر اُسکے بعد ایک اور ماضی مطلق معروف کا صیغہ واحد غائب بیان کرتے ہیں۔ گویا یہ ہائے مختفی **واو عطف** کے حق میں ہے جیسے زید نامہ آوردہ رفت۔ زید خط لاکر گیا یعنی زید خط لایا اور گیا۔ اِس ماضی کے سوا اور ماضیوں کے چار چار گردانیں ہیں پہلی گردان **اثبات معروف** کی دوسری **نفی معروف** کی تیسری **اثبات مجہول** کی چوتھی **نفی مجہول** کی ہر ایک گردان میں سوا ماضی تمنی کے چھ چھ صیغے ہیں۔ پہلا واحد غائب اُسکے علامت لفظ میں ظاہر نہیں مگر اگلے صیغے میں اوپوشیدہ ہے۔ جسکے معنی وہ یا اُس نے ہے۔ جیسے رفت وہ گیا

دوسرا۔ جمع غائب علامت اوسکی ند ہے جیسے پروروند۔ انہوں نے پالا۔
تیسرا۔ واحد حاضر علامت اوسکی ی معروف ہے جیسے پروردی۔ تونے پالا
چوتھا۔ جمع حاضر علامت اوسکی ید بیائے مجہول ہے جیسے پروردید۔ تم نے پالا
پانچواں۔ واحد متکلم علامت اوسکی م ہے جیسے پروردم۔ میں نے پالا۔
چھٹا۔ جمع متکلم علامت اوسکی یم بیائے مجہول ہے۔ جیسے پروردیم ہمنے پالا۔
باقی دوسرے ماضیوں کے صیغے بنانے کے لئے ہر صیغے کی علامتیں سوا ماضی اور
مثنی کے واحد غائب کے آخر میں لگادو۔ جب یہ علامتیں کسی صیغے سے
متصل ہوتے ہیں تو اگر اوس صیغے کے آخر ہائے مختفی ہو تو الف زیادہ کرتے
ہیں جیسے پروردہ است۔ پروردہ اند۔ پروردۂ۔ پروردہ اید۔ پروردہ ام۔ پروردہ ایم۔
اگر کلمے کے آخر ہائے مختفی ہو اور ی علامت واحد حاضر کی اسکے ساتھ لگائیں
تو حرف ی نہیں لکھتے ایک ہمزہ ہائے مختفی پر لکھکر ای پڑھتے ہیں جیسے
پروردۂ۔ اگر ماضی کے پہلے الف ہو تو ب زاید یا نون نفی لانے کے وقت
وہ الف۔ ی سے بدل جاتا ہے جیسے انگندہ۔ انگندہ است سے بیگفند۔ بیگفندہ است
نیفگندہ۔ اگر یہ الف ممدودہ ہو تو ایک الف کو ی سے بدل لیتے ہیں اور دوسرا قایم رہتا ہے
آموخت سے بیاموخت فعل مستقبل بھی ماضی مطلق سے بنتا ہے۔ جب لفظ
خواہد ماضی مطلق کے اوپر لگادیا جاوے جیسے رفت سے خواہد رفت
فائدہ۔ مستقبل میں صیغہ ماضی مطلق کا ثابت رہتا ہے۔ اور علامتیں

خواہد کی دال دور کر کے آخر میں لگاتے ہیں جیسے خواہد پرورد۔ خواہند پرورد۔ خواہی پرورد۔ خواہید پرورد۔ خواہم پرورد۔ خواہیم پرورد۔

نظم فارسی مصدر سے فارسی فعلوں کے بنانے کے قاعدے

فارسی مصدر کے آخر جانِ من
دن ہے از بہر علامت یاکہ تن

نونِ مصدر اور زبر ماقبل کا
دور کرکے ماضی مطلق بنا

واحد غائب کا یہ صیغہ ہوا
ہے یہی منشا تمام افعال کا

است وہاں سے بنی ہو ماضی قریب
بود سے ماضی بعید اے بانصیب

ماضی شکیہ باشد سے بنی
ماضی استمرار میں ہے می ہمی

ہے تمنا کے لئے مجہول سے
دال ساکن ہے مضارع کیلئے

آخر ماضی علامت کی ہے (یعنی جگہ) خا
لیکن استمرار میں اول میں لا

خواہد استقبال کا جا نو نشان
آ آہی ماضی کے اول بیگمان

ہر مضارع می ہمی سے حال ہو
امر حاضر ہے اگر بے دال ہے

نہی حاضر بھی مثال امر جان
میم مفتوح اوسکا اول میں نشان

لیکن اسیر غیر حاضر کیلئے
لفظ باید کہ بڑھانا چاہئے

نہی میں باید کے آخر نون بڑھا
نظم میں یہ مختصر آسان ہوا

مضارع وہ فعل ہے جو زمانہ حال اور مستقبل دونوں کو ظاہر کرے مصدر کی علامت دور کرکے جو لفظ باقی رہتا ہے۔ اوسکے آخری حرف کو کبھی ایک

حرف سے کبھی دو حروف سے بدل کر اور کبھی اوسکے آخری حرف کو حذف کرکے اُس لفظ کے آخر میں دال ساکن زیادہ کرتے ہیں اور مضارع بناتے ہیں۔ بعض اُسکو ماضی مطلق سے بناتے ہیں اور مضارع بنانے کے وقت وہ ماضی کے آخر کا حرف بھی گرا دیتے ہیں۔ آسان قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کی علامت دور کرکے جو لفظ باقی رہے اوسکے بعد مضارع کا جو صیغہ بنانا ہو اُسکی علامت لگادو جیسے کندن سے کند۔ جس علامت کے سرے پر یائے تحتانی ہو اُسکے ماقبل کو کسرہ دیتے ہیں۔ اور جس علامت کے سرے پر یائے تحتانی نہو اس کا ماقبل مفتوح کرتے ہیں۔

علامت کے حروف اور فتح کسرے مقام جدول سے
(معلوم ہوتے ہیں)

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
علامت مضارع	د دال مہملہ ساکن	ند نون ساکن دال مہملہ موقوف	ی ویائے تحتانی معروف	ید یائے مجہول و دال موقوف	م میم ساکن	یم یائے مجہول و میم موقوف
حرکت ماقبل حرف علامت	فتحہ	فتحہ	کسرہ	کسرہ	فتحہ	کسرہ
مثال ہر ایک	پرورد	پرورند	پروری	پروريد	پرورم	پروریم

مصدر کی علامت دور کرنے کے بعد جو لفظ باقی رہتا ہے اُس کا آخری حرف اِن گیارہ **حروف** میں سے ضرور ہوگا جو **ازسفر خوش نیم** میں جمع ہیں۔ اور وہ حرف مضارع واحد غائب بنانے کے وقت کبھی ایک حرف سے بدلتا ہے مثلاً آمدن سے آید دادن سے دہد۔ اور کبھی دو حرفوں سے۔ جیسے خفتن سے خسپد۔ نوشتن سے نویسد۔ کبھی اسکے بعد ایک اور حرف زیادہ کرتے ہیں۔ چیدن سے چینَد۔ اور کبھی اوسکے آخری حرف کو حرکت دیکر سالم اور برقرار رکھتے۔ جیسے کندن سے کنَد اور کبھی حذف کرتے ہیں جیسے خموشیدن سے خموشد۔

مضارع بنانے میں حروف ماقبل علامت مصدر کی تغیرات کا نقشہ

حرف ماقبل	کس سے بدلیگا	مصدر	صیغہ مضارع
ش	رائے مہملہ	کاشتن گماشتن	کارد گمارد
	رائے مہملہ و دال	گشتن	گردد
	سین و یائے تحتانیہ	نوشتن	نویسد
	لام	ہشتن	ہلد
	سالم بعد تحریک	کشتن	کشد
ر	نون	کردن	کند
	سالم بعد تحریک	بردن خوردن	برد خورد

ف	واؤ و یائے تحتانیہ	گفتن	گوید
	سین و پائے فارسی	خفتن	خسپد
ا	ہائے ہوز	دادن	دہد
	محذوف	نہادن افتادن	نہد افتد
م	یائے تحتانیہ	آمدن	آید
و	الف و یائے تحتانیہ	فرمودن	فرماید
	الف و شین معجمہ	بودن	باشد
	سالم بعد تحریک	بودن	بود
ز	زیادتی نون	زدن	زند
ی	زیادتی نون	چیدن	چیند
	محذوف	کشیدن	کشد
س	ہائے ہوز	رستن	رہد
	واو و یائے تحتانیہ	شستن	شوید
	یائے تحتانیہ	آراستن	آراید
	نون	شکستن	شکند
	نون و دال مہملہ	بستن پیوستن	بندد پیوندد

برخیزد	برخاستن	زائے معجمہ	
گسلد	گسستن	لام	
افروزد سوزد	افرختن سوختن	زائے معجمہ	خ
شناسد	شناختن	سین مہملہ	
فروشد	فروختن	شین معجمہ	
راند	راندن	سالم بعد تحریک	ن

حرفوں کے بدلنے اور گرانے و بڑھانے و ثابت رکھنے کا قاعدہ کلیہ نہیں لہٰذا مضارع کا بنانا ابتدی کو دشوار ہے بعض مصدروں کا مضارع آتا ہی نہیں جیسے آغشتن وغیرہ۔

مضارع مجہول بنانے کا آسان قاعدہ یہ ہے کہ جس مصدر سے مضارع مجہول بنانا ہو اُسکے ماضی مطلق کے بعد ہ لگا کر مصدر شدن کے مضارع کا وہی صیغہ لگا دو جو صیغہ اوسوقت مضارع مجہول کا بنانا چاہتے ہو جیسے آوردن سے مضارع مجہول کے صیغے یہ ہونگے آوردہ شود۔ آوردہ شوند۔ آوردہ شوی ۔ آوردہ شوید۔ آوردہ شوم۔ آوردہ شویم۔ **فائدہ** جس طرح **یائے موحدہ** زائد ماضی پر آتی ہے اوسی طرح اور انہی حرکتوں سے مضارع پر بھی آتی ہے جیسے بشوید بجوید **فعل حال** بنانا چاہتے ہو تو فعل مضارع کے اوپر لفظ **می** یا **ہمی** بڑھا دو۔ جیسے می کند فعل حال معروف۔ اگر **فعل حال مجہول** بنانا چاہتے ہو تو مضارع

مجہول کے پہلے لفظ می یا ہمی لگا دو جیسا می کردہ شود یا کردہ می شود **امر حاضر** مضارع حاضر سے بنتا ہے۔ جب مضارع حاضر سے آخر کا حرف اور اُسکے ماقبل کی حرکت دور کر دو گے تو امر حاضر بنجائیگا جیسے گوئی سے گوی اور پروردہ شوی سے پروردہ شو **فعل امر** کے صرف دو صیغے واحد حاضر اور جمع حاضر کے اکثر استعمال میں آتے ہیں بعض اوقات **غائب** پر بھی حکم کیا جاتا ہے اُس وقت مضارع واحد غائب کے صیغے پر لفظ **ب** زیادہ کیا جاتا ہے۔ جیسے بردو۔ بروند۔ **کبھی** باید کہ۔ لازم کہ۔ مناسب کہ۔ مضارع مثبت پر لگاکر امر بنا لیتے ہیں جیسے۔ باید کہ کند ولازم کہ خواند **فعل نہی**۔ اسکے اکثر دو صیغے واحد حاضر اور جمع حاضر کے مستعمل ہیں یہ **امر حاضر** سے بنتا ہے۔ معروف سے معروف اور مجہول سے مجہول۔ جبکہ میم مفتوح نہی کا اُسکے اول میں لگا دیا جاوے۔ جیسے مخوان۔ و مخوانید۔ افگندہ مشو۔ نہی واحد غائب اور جمع غائب معروف و مجہول بعینہ نفی مضارع معروف اور مجہول ہیں **کبھی** باید کہ۔ لازم کہ مناسب کہ لگانے سے حاصل ہوتی ہے **امر استمراری** ماضی احتمالی سے بنتا ہے جیسے امر مضارع سے بنا اسکو بھی امر کے طرح ماضی احتمالی سے بناؤ جیسے آوردہ باشی سے۔ آوردہ باش۔ کردہ باشی سے کردہ باش یعنی لاتارہ۔ کرتارہ۔

نہی استمراری کیلئے امر استمراری کے باش پر میم مفتوح لگاؤ جیسے کردہ باش سے کردہ مباش یعنی نہ کرتارہ کبھی امر استمراری پر لفظ می بھی لے آتے ہیں جیسے

میکرو ہ باشش۔

اسم مشتق

وہ کلمہ ہے جو مصدر سے نکلے۔ اور مصدر کے معنی اور مادّہ اُس میں باقی رہے۔
اُس کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) حاصل مصدر
(۴) اسم حالیہ۔ بعض وقت اسم ظرف اور اسم آلہ بھی مشتق ہوتے ہیں۔

اسم فاعل وہ مشتق ہے جو اُس ذات کو بتاوے جس سے فعل صادر یا قایم ہو۔
جیسے خوانندہ وغیرہ۔ اسکے بنانے کا یہ قاعدہ ہے۔ امر واحد حاضر کے پچھلے
حرف کو زیر دیکر لفظ **ندہ** آخر میں لگادیں۔ اور امر اگر **ب** ہو تو ساقط کردیں۔ جیسے
کن سے کنندہ۔ بخوان سے خوانندہ۔ امر کے آخر میں لفظ **ندہ** سے پہلے **ی** بڑھا
دیتے ہیں اگر آخر میں **الف** یا **واو** ہو جیسے جو سے جویندہ۔ شو سے شوندہ اور
بیا سے آیندہ اور فرما سے فرمایندہ۔ پھر اسم فاعل دو قسم پر ہے ایک **قیاسی**
جو لفظ **ندہ** لگانے سے بنتا ہے۔ دوسرا **سماعی** اور اُسکو **صفت مشبہ** بھی
کہتے ہیں۔ اُسکے بنانے کے چند طریقے ہیں (۱) **اسم** اور **امر** کے ملنے سے۔ جیسے
کارگذار۔ رہنما (۲) **امر حاضر** کے بعد **الف** لگانے سے جیسے شناسا۔ جویا
(۳) **اسم** کے بعد الفاظ ذیل میں سے کوئی لفظ لگانے سے گار۔ گر۔ مند۔
ور۔ گین۔ ناک۔ ان۔ چی۔ جیسے ستمگار۔ زرگر۔ دولت مند۔ گنجور۔ غمگین۔
غمناک۔ پشتربان۔ مشعلچی۔

اسم فاعل ترکیبی اور صفت مشبہ میں فرق یہ ہے

کہ فاعل میں معنی فعلی ایک وصف عارضی ہوتے ہیں جیسے رونده ۔ دونده ۔ خوابنده ۔
اور صفت مشبہ میں وصف ذاتی جیسے خلیق ۔ شریر ۔ حلیم ۔ سخی ۔ وغیرہ ۔ **اسم فاعل** کے
جمع بنانے کیلئے واحد کی ہ کو گاف سے بدل کر ا ن علامت جمع کی بڑھادیں جیسے ۔
گوینده سے گویندگان ۔ فارسی میں عربی زبان کا اسم فاعل بھی استعمال کرتے ہیں اوسکا
وزن سہ حرفی ماضی میں فاعل یا فعیل ہے ۔ جیسے حاکم ۔ عادل ۔ کامل ۔ کریم وغیرہ ۔
اسم مفعول وہ مشتق ہے جو اُس ذات کو بتلادے جس پر فعل واقع ہوا ہو جیسے زدہ
ریختہ اُس کی بھی دو **قسمیں** ہیں (۱) **اسم مفعول قیاسی** (۲) **اسم مفعول
سماعی** ۔ قیاسی ماضی مطلق کے آخر فتحہ دیکر (ہ) لگاتے ہیں جیسے زد سے
زده ۔ ریخت سے ریختہ ۔ اسکے جمع بنانے کیلئے آخر واحد سے (ہ) کو گاف
سے بدلکر ان علامت جمع کی بڑھا دیتے ہیں جیسے زده سے زدگان ۔
اسم مفعول سماعی کبھی اسم اور امر کے ملنے سے بنتا ہے جیسے خانہ ساز
(۲) کبھی اسم اور ماضی مطلق کے ملنے سے جیسے دست پخت **حاصل مصدر**
وہ مشتق ہے جو فعل کے صورت و کیفیت ظاہر کرے جیسے پوشش وغیرہ
یہ کئی طرح سے بنتا ہے (۱) امر واحد حاضر کے آخری حرف کو کسرہ دیکر (ش)
ساکن زیادہ کرتے ہیں جیسے پوزش ۔ پوشش (۲) کبھی امر واحد حاضر کا صیغہ

ہی حاصل مصدر کے معنی دیتا ہے جیسے سوز۔ گداز۔ (۳) کبھی ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب حاصل مصدر کے معنوں میں آتا ہے جیسے آمد و رفت وغیرہ۔

(۴) ایک ہی مصدر کے ماضی اور امر واحد حاضر کے ملانے سے جیسے گفتگو۔ رستخیز

(۵) کبھی ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد لفظ ار بڑھا دیتے ہیں جیسے گفتار رفتار (۶) کبھی امر واحد حاضر کے بعد ہ بڑھا دیتے ہیں جیسے خندہ۔ گریہ۔ اسم حالیہ وہ اسم مشتق ہے جو فاعل یا مفعول کی حالت ظاہر کرے جیسے خالد گریان رفت۔ اس میں گریان اسم حالیہ ہے۔ اسکا قاعدہ یہ ہے کہ امر واحد حاضر کے آخری حرف کو فتحہ دیکر ان بڑھا دیں جیسے گوئی سے گویان۔ جوئی سے جویان۔ کبھی اسم ظرف اور اسم آلہ بھی مشتق ہوتے ہیں جیسے مرزوم خیز۔ جاروب۔

فعل لازم کو متعدی اور متعدی کو متعدی المتعدی بنانے کا قاعدہ

اگر مصدر لازم کو متعدی بنانا چاہو تو مصدر لازم کے امر حاضر معروف کے آخر فتحہ دیکر الف اور نون غنہ یا الف اور نون اور یائے معروف زیادہ کرکے دن علامت مصدر کی لگادو۔ مصدر متعدی ہو جائیگا۔ اور اُسکے سب فعل متعدی ہونگے جیسے دویدن مصدر لازم تھا اور اسکا امر حاضر معروف (دو) اسکے آخر الف اور نون غنہ اور لفظ دن زیادہ کیا۔ دواندن ہوا۔ اگر الف اور نون کے بعد یائے معروف بھی بڑھائی جائے تو دوانیدن ہوا۔ پس

دو اندن اور دوانیدن دونوں مصدر متعدی ہیں جسقدر فعل اُس سے بنائے جائنگے وہ متعدی ہونگے۔ اسیطرح فعل متعدی کو متعدی المتعدی بنا لیتے ہیں جیسے پوشیدن سے پوشانیدن۔ سوختن سے سوزانیدن بعض فعل لازم یا متعدی ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کا متعدی اور متعدی المتعدی نہیں بن سکتا۔ ایسے مصدروں کو فعل لازم محدود یا فعل متعدی محدود کہتے جیسے رفتن۔ دیدن وغیرہ بعض مصدر ایسے ہیں کہ لازم اور متعدی دونوں استعمال کئے جاتے ہیں۔ جیسے تافتن۔ افروختن۔ آمیختن وغیرہ **فاعل و مفعول کی پہچان** واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم اور جمع متکلم کا صیغہ فعل با فاعل یعنی انکا فاعل اِن کے ساتھ ہے **حاضر** کے دونو صیغوں کا فاعل مخاطب ہے جیسے زدی۔ زدید۔ تو نے مارا۔ تمنے مارا لفظ **تو** اور **شما** فاعل ہیں **متکلم** کے دونو صیغوں کا فاعل بات کرنے والا ہے جیسے کردم میں نے کیا۔ کردیم۔ ہمنے کیا۔ لفظ **ا** در **ما** فاعل ہیں۔ اِن چاروں صیغوں کا تو فاعل معلوم ہوگیا۔ اب غائب کے دونو صیغوں کا فاعل معلوم کرنا چاہیئے۔ اِس صیغے کے ترجمے کے ساتھ لفظ **کون** یا **کس نے** بحسب مقام ملادو جو لفظ عبارت اس کا جواب ہو سکے اُس کو فاعل فعل جانو جیسے زید نشست۔ زید بیٹھا۔ ہر فعل کے لئے فاعل ضرور ہے۔ جہاں فاعل لفظ میں ظاہر نہو ضمیر واحد غائب یعنی او جو فعل کے صیغۂ واحد غائب میں پوشیدہ ہے فاعل ہوگے۔ اسکا ترجمہ وہ یا اس نے ہے اور صیغہ جمع غائب میں ضمیر جمع غائب کے لفظ ند ہے۔ جسکا ترجمہ وہ یا انھوں نے

ہے اُسی ضمیر کو صیغہ جمع غائب کا فاعل کہینگے۔ جیسے نشست۔ وہ بیٹھا۔ لفظ وہ
فاعل ہے نشست کا۔ اور نشستند۔ وہ بیٹھے لفظ آنہا فاعل ہے نشست کا
ضمیر جسکی طرف پھرتی ہے۔ اسکو مرجع کہتے ہیں۔ جیسے زید آمد و گفت یعنی
زید آیا اور اُس نے کہا۔ گفت میں ضمیر پھرتی ہے زید کی طرف۔ پس زید مرجع ہے
مثل فاعل فعل معروف کے فعل مجہول کا مفعول مالم یسم فاعلہ بھی کون کے
لفظ سے معلوم کرو جیسے زید زدہ شد۔ یعنی زید مارڈالا گیا۔ جب کہو گے کون
مارڈالا گیا۔ تو جواب زید ہوگا۔ فاعل ہمیشہ اسم ہوتا ہے فعل اور حرف نہیں ہوتا۔
بلکہ جو اسم کہ اُسکے اوپر حرف لگا ہو۔ وہ اسم بھی فاعل نہیں ہوتا (فاعل کبھی مرکب
بھی ہوتا ہے۔ جیسے غلام زید آمد۔ آمد کا فاعل غلام زید جو مرکب ہے) بعض فعلوں
کے دو مفعول ہوتے ہیں۔ ان فعلوں کے مصدر یہ ہیں۔ دانستن۔ بخشیدن۔
پنداشتن۔ دیدن۔ وغیرہ جیسے زید را دانا دانستم۔ دانستم فعل با فاعل۔
زید مفعول۔ اول دانا مفعول ثانی۔ اسیطرح زید را دانا انگاشتم۔ اور
کبھی ان میں سے بعض کا مفعول ثانی مذکور نہیں ہوتا جیسے اورا بخشیدم
بخشیدم فعل با فاعل۔ او مفعول بہ۔ را علامت مفعول۔ گفتن کے مشتقات
کیلئے بھی دو مفعول ہوتے ہیں۔ پہلا مفعول بہ کہلاتا ہے۔ اور دوسرے
کو مقولہ کہتے ہیں۔ مقولہ اکثر جملہ ہوتا ہے یعنی پوری بات جیسے گفتم گلی بچینم از
باغ۔ کبھی اسکا مفعول بہ محذوف بھی ہوتا ہے۔ جیسے فلک گفت احسنت

مہ گفت زہ ۔ فلک فاعل پہلے گفت کا ۔ اور مہ فاعل ہے دوسرے گفت کا احسنت مقولہ ہے پہلے گفت کا (زہ) مقولہ ہے دوسرے گفت کا اور مفعول بہ یعنی جس سے کہا وہ محذوف ہے ۔ اور کبھی مقولہ اسم مفرد بھی ہوتا ہے جیسے ثنا گفت بر سعد زنگی کسی ۔ ثنا اسم مفرد ہے مقولہ گفت کا ۔ اور کبھی مفعول بہ جملہ ہوتا ہے یعنی پوری بات جیسے خواستم کز گلشن دیدار او چینم گلی ۔ خواستم فعل با فاعل چینم گلی ۔ پوری بات ہے مفعول بہ خواستم کا چینم گلی مصدر کے معنی میں ہے یعنی چیدن گل خواستم ۔

بیان افعال ناقصہ

افعال ناقصہ وہ فعل ہیں جن کا فاعل اور مفعول ۔ **اسم** اور **خبر** کہلاتا ہے فاعل کے پہچاننے کے قاعدہ سے انکا اسم اور **مفعول** کے پہچاننے کے قاعدے سے اُن کی **خبر** معلوم کرتے ہیں ۔ اور اُن فعلوں کے مصادر یہ ہیں ۔ بودن اور شدن ۔ اور مرادف اُن کے گشتن ۔ گردیدن ۔ اور ہست اور نیست کا بھی افعال ناقصہ میں شمار ہیں جیسے زید حاکم بود ۔ زید طبیب گشت ۔ زید شاعر شد ۔ خالد دانا ہست ۔ زید دانا نیست ۔ زید اُن کا **اسم** اور دانا اُن کی **خبر** ہی اور کبھی **است** مثل ہست کے اسم اور خبر کو چاہتا ہے ۔ اور فعلوں کی طرح ہست اور نیست کے بھی چھ چھ صیغے ہوتے ہیں ہست ہستند ۔ ہستی ۔ ہستید ۔ ہستم ۔ ہستیم ۔

قاعدۂ کلیہ اسم تفضیل عربی کا

سہ حرفی مصدر کے اول حرف کو ساکن اور دوم کو مفتوح کر کے اول میں الفِ مفتوح زیادہ کرنے سے اسم تفضیل واحد مذکر بنتا ہے اور اگر اُسی مصدر کے آخر الف مقصورہ زیادہ کر کے اول حرف کو ضمہ دیں تو اسم تفضیل واحد مونث بن جاتا ہے اور اسم تفضیل واحد مذکر کے شروع سے دو حرف بعد الف زیادہ کرنے سے اسم تفضیل جمع مذکر بنتا ہے اور اسم تفضیل واحد مونث کے آخر **ات** بڑھانے سے اسم تفضیل جمع مونث بن جاتا ہے جیسے نقشۂ مندرجۂ ذیل سے واضح ہے۔

مصدر	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مونث	جمع مونث
کبیر	اکبر	اکابر	کبریٰ	کبریات
عُظم	اَعظُم	اعاظم	عُظمیٰ	عظمیات
صِغر	اَصغر	اَصَاغر	صغریٰ	صغریات
عِلم	اَعلم	اعالم	علمیٰ	علمیات

فارسی میں اسم جامد کے آخر امر حاضر بڑھانے سے کبھی فائدہ اسم آلہ کا ہوتا ہے جیسے بادکش یعنی پنکھا۔ ادرجاروب۔ جھاڑو۔ باد اور جاروب جامد اسم ہیں اِن کے آخر رفتن۔ کشیدن کے امر بڑھاتے ہیں اور اسم آلہ عربی کا

مفعل مِفعلہ مِفعال کے وزن پر آتا ہے یعنی اوسکا پہلا حرف میم زائدہ مکسور ہوتا ہے جیسے تفصیل ذیل سے واضح ہے

معنی	لفظ
ستار بجانے کا آلہ	مضراب
کترنی	مقراض
دتون	مسواک
چراغ	مصباح
کنجی	مفتاح
صیقل کرنے کا اوزار	مصقلہ

فائدہ عربی مصدروں کے وزن بیشتر وہ ہیں جو نقشۂ ذیل میں درج ہیں۔ عربی لفظ میں تین حرف اصلی ہوں تو اوسکو ثلاثی کہتے ہیں۔ اور جس میں چار حرف اصلی ہوں اوسکو رباعی۔ پھر ثلاثی اور رباعی کے دو قسمیں ہیں۔ مجرد اور مزید۔ **مجرد** وہ ہے جس میں صرف حروف اصلی ہوں اور **مزید** وہ ہے جس میں سوائے حروف اصلی کے زاید بھی ہوں۔ حروف اصلی کے وزن کے واسطے ف ع۔ ل۔ حرف مقرر ہیں۔ جو حرف اِن حرفوں کے مقابل ہووے اصلی ہے۔ اور جو حرف ان سے زیادہ ہو۔ وہ زاید ہے۔ جیسے لفظ شکر فعل کے وزن پر ہے۔ شکر کا شین۔ ف کے مقابل اور کاف مقابل عین کے اور ر۔ مقابل لام

کے پس شکر میں تینوں حرف اصلی ہیں۔ اسیطرح۔ انصاف افعال کے وزن پر ہے۔ اس میں ہمزہ اور الف کسی حرف اصلی کے مقابل نہیں ہیں۔ اس واسطے زاید ہیں۔

نقشہ اوزان عربی مصادر ثلاثی مجرد

وزن مصدر	مصدر	معنی	وزن مصدر	مصدر	معنی
فَعْلٌ	قَتْل	مارنا	فَعُول	قبول	ماننا
فِعْلٌ	عِلم	جاننا	فُعُول	دُخول	گھسنا
فُعْلٌ	شُکر	بخشش کا بدلہ کرنا	فُعُولت	ضرورت	ضرور ہونا
فَعَلٌ	طلب	چاہنا	فُعُولت	صعوبت	کٹھن ہونا
فعولیّت	عبودیت	بندگی کرنا	فَعَالِیَۃٌ	کراہیتہ	مکروہ جاننا
فِعَلٌ	صغر	چھوٹا ہونا	فعیل	مدیح	مدح کرنا
فُعَلٌ	ہُدی	راہ دکھانا	فعیلات	فضیلات	بڑائی رکھنا
فَعْلَۃٌ	رحمت	دیا کرنا	فاعلیت	عافیت	آرام دینا
فِعْلت	خدمت	چاکری کرنا	فَعلان	حیران	گھبرانا
فُعلت	قدرت	اختیار رکھنا	فِعلان	حرمان	کچھ نہ ملنا
فُعلَیۃٌ	مُعلیتہ	زور آور ہونا	فُعلان	غُفران	بخشنا

وزن مصدر	مصدر	معنی	وزن مصدر	مصدر	معنی
فَعْلَتٌ	سَرِقَہ	چوری کرنا	فَعَلَان	خفقان	دھڑکنا
فَعَال	صلاح	نیک ہونا	فَعلیٰ	دعویٰ	اپنا جتانا
فِعَال	حساب	حساب کرنا	فُعلیٰ	بشریٰ	خوشخبری دینا
فُعَال	سوال	پوچھنا	مَفعَل	مدخل	گھسنا
فَعَالَتٌ	دلالت	رہنمائی کرنا	مَفعِل	مرجع	پھر کر لوٹنا
فِعَالَت	عبادت	پوجنا	مَفعَلَتٌ	مرحمت	دیا کرنا
مَفعُلَۃٌ	مکرمۃ	سخی ہونا	مَفعِلَت	معرفت	جاننا

اوزان مصدر ثلاثی مزید صحیح یعنی جن میں اصل حروف کے سوائے حروف زائد بھی ہوں:

وزن مصدر	مصدر	معنی	وزن مصدر	مصدر	معنی
اِفعَال	انصاف	نیاو کرنا	افتعال	امتحان	آزمانا
انفعال	انصراف	پھرنا	استفعال	استخراج	نکلنے کی خواہش کرنا
تفعیل	تکریم	بڑا جاننا	تفاعل	تفاوت	دور ہونا
تفعّل	تصرف	قبضہ کرنا	مفاعلۃ	مقابلہ	روبرو ہونا

مَصادر تعلیلی

افعال	اعانت	مدد کرنا	ایفعا	اقامت	کھڑا ہونا

استفعال	استسقا	طلب ہے مینہ کی خواہش کرنا	ایضاً	استعانت	مدد مانگنا

اوزان اسم فاعل عربی صحیح

قسم مصدر	وزن مصدر	مصدر	وزن فاعل	مثال	معنی
ثلاثی مجرد	فعل	علم	فاعل	عالم	جاننے والا
ایضاً	فعالت	رحمت	فعیل	رحیم	مہربان
رباعی مجرد	فعللۃ	ترجمہ	مفعلل	مترجم	ترجمہ کرنیوالا
ثلاثی مزید	افعال	انصاف	مفعل	منصف	انصاف کرنیوالا
ایضاً	افتعال	امتحان	مفتعل	ممتحن	امتحان لینے والا
"	انفعال	انہدام	منفعل	منہدم	گرنے والا
"	استفعال	استعمال	مستفعل	مستعمل	عمل کی خواہش کرنیوالا
ثلاثی مزید	تفعیل	تکریم	مفعل	مکرم	اکرام کرنیوالا
ایضاً	تفاعل	تفاوت	متفاعل	متفاوت	دور ہونیوالا
"	تفعل	تصرف	متفعل	متصرف	دخل اور قبضہ کرنیوالا
"	مفاعلہ	مقابلہ	مفاعل	مقابل	سامنے ہونیوالا
رباعی مزید	تفعلل	تسلسل	متفعلل	متسلسل	زنجیرہ دار

اسم فاعل غیر صحیح

ثلاثی مزید	افعال	اقرار	مفعل	مقر	اقرار کرنیوالا

ثلاثی مزید	افتعال	اتحاد	مفتعل	متحد	ایک
"	استفعال	استقامت	مستفعل	مستقیم	سیدھا

نقشہ اوزان جمع اسماء عربی

واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد	واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد
شریف	اشراف شرفاء	افعال فعلاء	اچھا آدمی	ذکر	ذکور	فعول	مرد
لطف	الطاف	ایضاً	مہربانی	ظرف	ظروف	ایضاً	برتن
جلف	اجلاف	افعال	کمینہ	کریم	کرام	فعال	بزرگ
باب	ابواب	ایضاً	دروازہ	حاکم	حکام	افعال	فیصلہ کرنیوالا
یوم	ایام	"	دن	خادم	خدام	"	نوکر
شئ	اشیا	"	چیز	سلطان	سلاطین	فعالین	بادشاہ
عدو	اعداء	"	دشمن	شیطان	شیاطین	"	شیطان
عضو	اعضاء	"	جوڑ	کوکب	کواکب	فعائل	ستارہ
اکبر	اکابر	افاعل	بڑا	قرطاس	قراطیس	فعالیل	کاغذ
احسن	احاسن	ایضاً	اچھا	افضل	افاضل	افاعل	بزرگ
طالب	طلبہ	فعلہ	ڈھونڈنیوالا	رکن	ارکان اراکین	افعال افاعیل	کھم
حدیث	احادیث	افاعیل	بات	نبی	انبیاء	افعلاء	پیغمبر
حبیب	احباء	افعلاء	دوست	مقدار	مقادیر	مفاعیل	اندازہ

واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد	واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد
طبیب	اطباء	افعلاء	حکیم	مفتاح	مفاتیح	مفاعیل	کنجی
قریب	اقرباء	//	عزیز	تصنیف	تصانیف	تفاعیل	کتاب بنانا
زمان	ازمنه	افعله	زمانه	تصویر	تصاویر	//	تصویر
مکان	امکنه	//	مکان	تاریخ	تواریخ	//	مشہور
رسول	رسل	فعل	پیغامبر	مدرسه	مدارس	مفاعل	پڑھنے کی جگه
طریق	طرق	//	راه	اقلیم	اقالیم	افاعیل	ملک
رساله	رسائل	فعائل	چھوٹی کتاب	مسجد	مساجد	مفاعل	نماز کی جگه
خصلت	خصائل	//	عادت	مضمون	مضامین	مفاعیل	مطلب
ضمیر	ضمائر	//	دل	مجلس	مجالس	مفاعل	بیٹھنے کی جگه

حرف

حرف کسی اور کلمه کے ملے بغیر معنی نہیں دیتا۔ اوسکے دو قسمیں ہیں۔ ایک حرف مفرد دوسرا مرکب۔

حروف مفرده

فارسی میں بعض حروف تہجی ایسے ہیں۔ که وه اور کلموں سے ملکر اپنے معنی دیتے ہیں جیسے بمدرسه رفتم۔ مدرسه میں میں گیا۔ اس قسم کے حروف یه ہیں۔ الف ب۔ ت۔ ج۔ ش۔ ک۔ م۔ ن۔ و۔ ه۔ اور ی۔ ان کو حروف مفرده کہتے

ہیں۔ اِن حروف کے مشہور معنی لکھے جاتے ہیں۔

الف

الف وہ ہے کہ ہمیشہ ساکن ہو۔ اور اُسکے پڑھنے میں زبان کو جھٹکا نہو۔ اور اگر متحرک ہو۔ یا اُسکے پڑھنے میں زبان کو جھٹکا ہو تو۔ وہ ہمزہ ہے۔ جو اصل میں ہمزہ تھا۔ الف یا سے بدلکر ہمزہ ہوگیا اور ہمزہ کو عرف میں الف کہتے ہیں۔ اَور الف کئی معنی کے واسطے آتا ہے۔

قسم	معنی	موقع	مثال
الف ندا	بمعنی ای	آخر اسما	خدایا۔ بادشاہا۔ بمعنی اے خدا و اے بادشاہ
الف فاعل	بمعنی اسم فاعل	آخر امر حاضر معروف	دانا۔ بینا۔ شنوا۔ بمعنی داننده و بیننده و شنونده۔
الف مصدر	بمعنی مصدر	بعد اسم صفت	پہنا۔ ژرفا۔ درازا۔ فراخا۔ بمعنی پہن و ژرف بودن۔ دراز۔ و فراخ شدن۔
الف قسم	بمعنی قسم	بعد اسم	حقا۔ یعنی سوگندِ حق۔
الف عطف	بمعنی واو عاطفہ	درود و کلمہ متغائر	شبا روز۔ سالا ماہ۔ تکاپو۔ بمعنی شب و روز۔ سال و ماہ۔ تک و پو۔
الف الصاق	بمعنی پیوستگی	درود اسم متجانس	شباشب۔ لبالب۔ بمعنی شب بہ شب و لب بلب
الف اختصاص	بمعنی بای انتہائی	درود اسم	سراسر۔ و سراپا۔ بمعنی از یکسر تا سر دیگر۔ و از سر تا پا۔
الف مبالغہ	بمعنی بسیار	بعد اسم صفت	خوشا۔ و بدا۔ بمعنی بسیار خوش۔ بسیار بد۔

قسم	معنی	موقع	مثال
الف دعا	بمعنی دعا و تمنا	قبل دال مضارع	کناد - دہاد - رساناد - گرواناد - باد
الف ندبہ	برائے گریہ و زاری آواز	آخر اسماء	دریغا - دردا - واغوثا - واحسرتا -
الف زاید	برائے تحسین کلام	آخر ماضی مطلق	گفتا - رفتا بمعنی گفت - ورفت -
ایضاً	ایضاً	آخر صیغہ دعا	بادا بمعنی باد - ومبادا بمعنی مباد -
//	//	اول اسما	ابر - ابا - ابی - بمعنی بر - با - بی -

در معانی ب

قسم	معنی	موقع	مثال
بای استعلا	بمعنی بر	قبل اسم	جانم بلب رسید بجانا خبر کنید - ائی برلب رسید
بای ظرفیت	بمعنی در	ایضاً	زید بمدرسہ تعلیم می یابد رای در مدرسہ -
بای تشبیہ	بمعنی مانند	قبل اسم	آوازۂ حسن تو برسوائی من نیست - ای مانند رسوائی من نیست -
بای مفعول	بمعنی را	ایضاً	عطا کردہ از گنج انعام خویش - بدل یاد خویش و بلب نام خویش
با	بمعنی از	//	جمال دوست بدیدن نمی شود آخر یعنی از دیدن
بای قسم	بمعنی قسم بخورم	//	بخدا الیہ حنین کار نکنم یعنی قسم بخورم بنام خدا -
بای تعلیل	بمعنی سبب	//	بجرم عشق توام میکشند غوغائیست یعنی بسبب جرم عشق تو -

قسم	معنی	موقع	مثال
بای تعلیل	بمعنی برائے	قبل اسم	بہ تہنیت او رفتم۔
بای ابتدا	بمعنی شروع میکنم	〃	بنام خداوند بسیار بخش یعنی ابتدا میکنم این کتاب را بنام خدا
بای قربت	بمعنی نزدیک	〃	یکروز صبا بوی گلے برد بیعقوب یعنی نزد یعقوب
بای الصاق	بمعنی مع	اول اسما	آشنائی بتوجہ دردسرست۔ یعنی با تو
بای مقابلہ	بمعنی مقابل و عوض	〃	ع) پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت۔ یعنی بعوض دو گندم۔
بای استعانت	بمعنی مدد	〃	ع) تازہ میسازم بناخن بازداغ خویش را یعنی بمدد ناخن
بای موافقت	بمعنی موافق	〃	ع) شاید بمدعائے تو گویم حکایتی ای موافق مدعائی تو
با	بمعنی طرف	〃	ع) من رو بقبلہ دارم تو رو بدیر داری یعنی بطرف قبلہ و بطرف دیر۔
با	بمعنی مقدار	〃	ع) بفرسنگ بگریزد از تو رفیق۔ یعنی مقدار فرسنگ
بای اختصاص	بمعنی ہمہ تمام	درد و اسم	ع) سربسر چو قفسم چاک گریبان کردند۔ اے ہمہ گریبان
بای انتہای	بمعنی تای انتہائی	〃	ص) زمشرق بمغرب مہ و آفتاب۔ روان کرد و گسترد گیتی برآب
بای توسل	بمعنی وسیلہ و طفیل	اول اسمار	بمحمد و آلہ الامجاد۔ یعنی بطفیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم و آل بزرگ او۔
بای زاید	بمعنی زاید	〃	آن قطرہ ام کہ چرخ بدور افگند مرا۔ یعنی دور افگند مرا

دربیان معانی (ت)

واسطے خطاب واحد حاضر کے آتی ہے کبھی مضاف الیہ کیلئے جیسے بارت بردم یعنی بارتو بردم۔ اور کبھی مفعول واقع ہوتی ہے جیسے زرت دادم یعنی دادم زر ترا۔ اور اگر یہ ت کلمہ سے متصل ہو اور آخر اسکے ہائے مختفی ہو الف۔ ت پر زیادہ کریں جیسے نامہ ات۔ و خانہ ات۔ اگر آخر کلمہ کے الف یا واؤ ہو۔ اوسوقت آگے ت کے یائی تحتانی زیادہ کرتے ہیں جیسے صفایت۔ و بویت اور کبھی حالت نظم میں یائے تحتانی زیادہ نہیں کرتے ع بہ بوسم پایت ببینم روت ایجان اور اگر آخر ت کے واؤ معدولہ زیادہ کریں تو۔ اوسصورت میں فاعل و مبتداء۔ اور خبر و مضاف علیہ بھی واقع ہوتے ہیں مثلاً آمدی تو۔ تو کجائی۔ زید توئی۔ غلام تو اور یہ ت کبھی معنی میں خود کے آتی ہے۔ جیسے از بارگہت عرائم اے شاہ یعنی از بارگاہ خود۔ اور کبھی زاید بھی آتی ہے جیسے بالش و بالشت۔

درمعانی تا

قسم	معنی	موقع	مثال
تای ابتدائی	بمعنی از وقتیکہ	بر فعل	تا تو رفتی زبر ما تی بر بار فت یعنی از وقتیکہ تو رفتی
تای انتہائی	بمعنی تا آنزمانکہ		تا رنج بری گنج برنداری یعنی تا پایان وقتیکہ تو بر خود رنج نبری۔

قسم	معنی	موقع	مثال
تاء انتہائی	بمعنی انتہای مسافت	اول اسم	سیر کردم از ہندوستان تا بلغار۔ بخفتم از شب تا نصف النہار
تاء بیانی	بمعنی کاف بیان	ایضاً	بر آن باش تا ہر چہ نیت کنی یعنی ثابت قدم باش بر آں کہ عزم کنی
تاء تعلیلی	بمعنی زیرا کہ و برائے اینکہ	بر جملہ فعلیہ	نیخواہم کہ خود را بر در تو ہلاک کنم۔ تا مردم ترا بعاشق گیتی بدنام کنند
〃	〃	اول اسم	ارادہ دارم کہ سخاوت اختیار کنم تا کسی ندرت بین فگنند
تاء تاکیدی	بمعنی ہرگز	〃	ز صاحب غرض تا سخن نشنوی۔ یعنی ہرگز سخن نشنوی
تاء نتیجہ	بمعنی پس	بر جملہ نتیجہ	فراش باد صبا را گفت تا فرش زمردیں بگسترد
تاء عاطفہ	بمعنی واؤ عاطفہ	اول اسم	تفاوت کفر و دین آمد بمعنی۔ میان عدل او تا عدل کسری

در معانی چہ

آخر میں اوسکے ہائے مختفی زیادہ کرکے ایسی حالت میں چہ لکھتے ہیں وہ چند قسم پر ہے

چہ تعلیلی	بمعنی زیرا کہ	سر جملہ	ایں طعام نخوردم چہ بیمزہ بود
ایضاً	بمعنی چرا	ایضاً	نداری گر ہما در دل غمگین چہ می آئی
چہ استفہامی	برائے پرسیدن	سر جملہ	چہ کار داری۔ و بچہ فکر ہستی تو چہ کسی

مثال	موقع	معنی	قسم
ع چہ قیامت است جانان کہ بعاشقان نمودی	سر کلمہ	برائے تعظیم	چہ تعظیم
ع ۔ ماچہ باشیم وچہ باشد دل غمپرور ما ۔	ایضاً	برائے تحقیر	چہ تحقیر
چہ میکنی یعنی چنیں مکن	ایضاً	برائے نہی	چہ نہی
ع ہر کہ رخسار او ندید چہ دید ۔ یعنی ہیچ ندید	سر جملہ	برائے نفی	چہ نفی
ع ۔ برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر	ایضاً	بمعنی برابر	چہ مساوات
چہ باشد میسر بزودی فرست ۔ یعنی ہر چہ میسر باشد	سر کلمہ و کلام	بمعنی ہر چہ	چہ
چنانچہ و چندانچہ بمعنی چنانکہ و چندانکہ	بعد لفظ چنان چندان	بمعنی کاف بیان	چہ بیانی

در بیان معانی (ش)

ش ۔ کبھی مفعول کیلئے آتی ہے جیسے انعامش دادم اور آگے اوسکے زبر ہوتا ہے ۔ اور اگر آگے اوسکے کاف بیانیہ ہو تو مکسور پڑھتے ہیں مثلاً ش اگر ش کے قبل ہائے مختفی ہو تو چاہیئے کہ ہمزۂ مفتوح آگے ش کے زیادہ کریں جیسے خانہ اش ۔ اور کبھی مضاف الیہ کیلئے جیسے غلامش ۔ یعنی غلام او ۔ اور کبھی آخر امر کے فائدہ ۔ معنی مصدر کا دیتی ہے ۔ ایسی حالت میں آگے اوسکے زیر ہوتا ہے جیسے دانش و بینش وغیرہ ۔ اور زائد بھی آتی ہے ۔ جیسے خودش ۔

در بیان معانی (ک)

یہ حرف واسطے تصغیر کے آتا ہے اور کبھی تحقیر کیلئے جیسے مردک اور کبھی مجازاً

مقام میں تعظیم و ترحم کے استعمال کرتے ہیں جیسے خوبک ۔ و مامک ۔ وطفلک اور واسطے اظہار حرکت کے ہائے مختفی آخر اوسکے زیادہ کرتے ہیں ۔ ایسی حالت میں کہ چند قسم پر ہے ۔

قسم	معنی	موقع	مثال
کاف بیان	برائے ابہام	بعد آن و این و چنان و چنین	اکنون از دوری تو برانم که از جان بگذرم
کاف توصیف	برائے صفت	بعد موصوف	تو که خون ہمہ کس ریزی دیر وانگی
کاف تعلیل	معنی زیرا که و برائے اینکه	درمیان دو جملہ	نقاب بکشا جمال بنما که سوخته جانم درین تمنا
کاف تشبیہ	چنانکه و مانند	درمیان دو کلام	چنانچو روز نگی خام را ۔ که زنگی خورد مغز بادام را
کاف شرط	معنی اگر	بر جملہ شرطیہ	تعجبہ پیر از ناکاری چه کند که تو به نکند
کاف عطف	معنی واو عاطفہ	درمیان دو جملہ	بدستم بفتاد مال پدر ۔ که بعد از من افتد بدست پسر
کاف مقولہ	معنی گفت و گوید و مانند آن	بر سر مقولہ	یک روز صبا بوئے گلے برد بہ یعقوب
کاف مفاجات	معنی ناگاہ	درمیان دو جملہ	آنکس بر کنارہ حوض نشستہ بود که رب کرد
کاف استفہام	معنی کدام	جز جملہ مشہود	این سخن که گفت ۔ اے کدام گفت
کاف ترقی	معنی بلکه	درمیان دو جملہ	من در علم از و کمتر نیستم که حدی ہمسر او ہمی تواند شد

قسم	معنی	موقع	مثال
کاف	بمعنی از	بعد اسم تفضیل	نفس را وعدہ دادن بطعام آسان تر است کہ بقال را بدرم
کاف موصول	بمعنی ہر کہ	بر سر کلمہ از کلمات جملہ	دگر کشور آباد بیند بخواب۔ کہ وارد دل اہل کشور خراب
کاف تردید	بمعنی یا	درمیان دو کلمہ	زید آمد کہ عمر۔ یعنی زید آیا یا عمر
کاف نفی	بمعنی نہ	بر سر کلمہ	بہ بازی نگفت این سخن بایزید کہ از منکر ایمن ترم کز مرید
کاف	بمعنی کسی	ایضاً	کرا جاودان بودن امید نیست

در معانی (م)

یہ چند قسم پر ہے اول میم ضمیر متصل متکلم آخر کلمہ کے بمعنی من و مرا کے آتی ہے اور ایسی م کبھی فاعل کیلئے جیسے کردم۔ اور کبھی مفعول کیلئے۔ مثلاً چہ فرمائیم۔ یعنی چہ فرمائی مرا۔ اور کبھی مضاف الیہ کیلئے جیسے غلامم یعنی غلام من۔ اور کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں ؎ گفتم کہ گلے بچینم از باغ۔ گل دیدم و مست شد بوی یعنی مست شدم بوئے۔ دوم میم فاعلی آخر اسمائے عدد کے متصل ہو کر معنی اسم فاعل کے دیتی ہے اور ماقبل اوسکا مضموم ہوتا ہے۔ جیسے چہارم۔ پنجم۔ سوم میم تانیث واسطے تفرقہ مونث کے بعض اسموں سے ملحق ہوتی ہے اور ماقبل اوسکا مضموم ہوتا ہے۔ جیسے بیگ۔ بیگم۔ خان۔ خانم۔ چہارم میم نفی۔ اول

امر حاضر کے آتی ہے اور مفتوح ہوتی ہے۔ جیسے کن وکن۔

در بیان معانی (نون)

ن واسطے نفی کے آتا ہے اور مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے نکرد و نگفت اور کبھی بجائے میم نہی کے آتا ہے ۔ معشوق ہزار دوست را دل ندہی یعنی مل دہ۔ اور اگر دوسرے کلمہ سے ملا ہوا نہو تو ہائے مختفی آخر اوسکے زیادہ کریں جیسے نہ چوں۔ اور بعد حرف علت کے واقع ہو تو بطریق نون غنہ کے ملفوظ ہوتا ہے جیسے زبان و زبون۔ وزمین اور آخر بعض کلمات کے فائدہ معنی مصدری کا دیتا ہے۔ جیسے رفتن و آمدن۔ ایسی صورت میں البتہ بعد تا یا دال کے ہوتا ہے اور کبھی واسطے نسبت کے آخر اسم کے آتا ہے جیسے زمین منسوب بہ زمیں و جوشن منسوب بہ جوش۔ یعنی حلقہ

در اقسام و معانی واؤ اصلی و غیر اصلی

واؤ اصلی وہ ہے کہ جز کلمہ ہو اور وہ دو قسم پر ہے معدولہ و ملفوظی۔ معدولہ وہ ہے جو تلفظ میں نہ آوے جیسے خورد۔ خوش۔ خواجہ۔ خود۔ ملفوظی وہ ہے جو تلفظ آوے وہ دو قسم پر ہے۔ معروف و مجہول۔ واو معروف جیسے نور۔ وظہور۔ واؤ مجہول۔ جیسا کہ زور۔ وشور۔ واؤ غیر اصلی جز کلمہ نہیں ہوتا۔

معانی واؤ

قسم	معنی	موقع	مثال
واؤ عطف	بمعنی عطف	میان معطوف علیہ ومعطوف	چون زید وبکر آمدند۔ زید معطوف علیہ واو حرف عطف بکر معطوف
واؤ تصغیر	بمعنی خرد	آخر کلمہ	چنانکہ پسرو یعنی پسر خرد واین واؤ ساکن باشد
واؤ ملازمہ	بمعنی لازم	میان لازم ملزوم	ع سخن گفتن وبکر جان سفتن است۔ یعنی سخن گفتن رابکر جان سفتن لازم است
واؤ استبعاد	بمعنی دوری	درمیان دو کلمہ باہم بعد داشتہ باشد	از تو برگیرم ودل با دگرے یار کنم۔ یعنی حاشا من این کار نخواہم کرد
واو حالیہ	بمعنی درحالیکہ	بر سر جملہ حالیہ	یار آمد و در دست او شمشیر بود یعنی درحالیکہ در دست شمشیر داشت
واؤ تردید	بمعنی یا	سر کلمہ	ع۔ گل ہمیں پنج روز وشش باشد۔ یعنی گل پنج روز یا شش روز خواہد بود
واؤ زائد	بیکار می باشد	ایضاً	چون لیک ولیک۔ یعنی لیکن ولیکن

در اقسام ہ

یہ حرف دو قسم پر ہے۔ ملفوظی و مختفی۔ ملفوظی وہ ہے کہ جز کلمہ ہو اور پڑھنے میں خوب ظاہر ہوے جیسے گرہ۔ وزرہ۔ اور ایسی ہ جمع میں بحال خود رہتی ہے۔ جیسے گرہ ہا۔ و زرہ ہا۔ اور کبھی کاف تصغیر سے ملحق ہو کر مفتوح ہوتی ہے جیسے گرہک۔ وزرہک۔ اور اضافت میں مکسور ہوتی ہے۔ جیسے زرہِ من۔ گرہِ من۔ مختفی وہ ہے کہ جز کلمہ ہو۔ اور پڑھنے میں صاف و ظاہر نہو جیسے جامہ و خامہ اور یہ ہ جمع میں حذف ہو جاتی ہے جیسے جامہا و خامہا۔ اور اضافت ہمزہ ملنے سے بدل جاتی ہے مثلاً جامۂ من۔ وخامۂ من۔ اور بوقت ملنے کاف تصغیر وان جمع یا یائے مصدری کاف عجمی سے تبدیل ہو جاتی ہے جیسے جامگک۔ و خامگک۔ بیادگان۔ ورندگان۔ و آزردگی۔ و افسردگی۔ اور یہ ہائے مختفی چند قسم پر ہے۔

در معانی ہا

قسم	معنی	موقع	مثال
ہائے نسبت	بمعنی منسوب	آخر اسما	یکسالہ۔ یکماہہ۔ ویکروزہ۔ ویکشنبہ
ہائے لیاقت	بمعنی لائق	ایضاً	آن کس جامہ درویشانہ در بر و کلاہ شاہانہ بر سر دارد

قسم	معنی	موقع	مثال
ہائے تحقیر	بمعنی تحقیر	آخر اسما	چنانکہ این پسرہ کسی را بخاطر نمی آرد یعنی این پسر
ہائے تشبیہ	بمعنی مانند	ایضاً	را ورانہ بیا قسمتی کنیم رقیب - اے مانند برادر
ہائے عطف	بمعنی واو عطف	درمیان دو فعل متغایر	چنانکہ آوردہ داد و دیدہ فرستاد شنیدہ گفتی و آمدہ رفتی -
ہائے تانیث	بمعنی برائے مونث	بعد اسم مذکر	بعد

در اقسام یائے معروف

قسم	معنی	موقع	مثال
یائے مصدری	بمعنی مصدری	بعد اسم صفت	تونگری و درویشی یعنی تونگر شدن و درویش شدن
یائے خطاب	بمعنی ہستی	بعد اسم	ہنوز طفلی - یعنی طفل ہستی
یائے فاعلی	بمعنی اسم فاعل	بعد اسم مصدر	جنگی یعنی جنگ
یائے مفعولی	بمعنی اسم مفعول	آخر اسم	سفارشی و لعنتی یعنی سفارش و لعنت کردہ شدہ
یائے نسبتی	بمعنی اسم فاعل و اسم مفعول	ایضاً	مدراسی و ہندی - باو بہاری یعنی منسوب بہ بہار
یائے لیاقت	بمعنی لائق	بعد مصدر	دیدنی و شنیدنی یعنی لائق دیدن و شنیدن

قسم	معنی	موقع	مثال
یائے متکلم	بمعنی من	بعد لقب	قبلہ گاہی و نور چشمی یعنی قبلہ گاہ من و نور چشم من
در اقسام یائے مجہول			
یائے تنکیر	برائے نکرہ	آخر اسم نکرہ	کسے یعنی شخص غیر معین
یائے وحدت	بمعنی وحدت	ایضاً	زنے و مردے وسوارے یعنی ایک زن یک مرد و یک سوار
یائے موصول	بمعنی آن	آخر اسم	ابروے کہ محراب دل است
یائے تعظیم	بمعنی بزرگ	ایضاً	فلان مردیست۔ یعنی مرد بزرگ است
یائے استمراری	بمعنی ہمیشگی	آخر واحد غائب جمع غائب و واحد متکلم ماضی مطلق	خوردے و خوردندے و خوردمے
یائے توصیفی	بمعنی چنان	آخر اسم	یاد صلے کہ دل از ہجر خبر دار نبود
یائے تعجب	بمعنی تعجب	ایضاً	سے چشم بد دور عالمے داریم من و مجنون و دامن صحرا
یائے اضافت	علامت اضافت	بعد الف و واو ساکن	جائے او پائے او۔ روئے او۔ موئے او

قسم	معنی	موقع	مثال
یائے زاید	زاید	بعد الف و واو ساکن	خدائے۔ ہمائے۔ بوئے۔ خوئے

در تبدیل حروف مفردہ بحروف دیگر

مبدل	مبدل منہ	مثال	معنی	مبدل	مبدل منہ	مثال	معنی
الف	دال مہملہ یائے تحتانی	باین بدین ارمغان یرمغان	ازین با تحفہ	حائے مہملہ	صاد مہملہ ہا	چین صین خیر ہیز	نام ملک محنت
بائے موحدہ	فا	زبان۔ زفان	معروف		غین معجمہ	تاخ۔ تاغ	نام درخت
	واو	خواب۔ خوا	معروف	خائے معجمہ	قاف ترکی	چقماخ۔ چخماق	آتش زان
	میم	غژب۔ غژم۔	دانہ انگور		ہا	خاک ہاک۔	معروف
بائے فارسی	فا	سپید۔ سفید	معروف	دال مہملہ	تائے فوقانی	زرد۔ زرت	جوار
	بائے موحدہ	پزدہ۔ بزدہ	نام شہر		ذال معجمہ	آدر۔ آذر	آتش
تائے فوقانی	تائے مثلثہ	کیوتمرث۔ کیومرث	نام بادشاہ	ذال معجمہ	دال مہملہ	استاد۔ استاذ	اخوند
	دال مہملہ	کمیت۔ کمید	اسپ معلوم				
	تائے مہملہ	توتیا۔ طوطیا	سرمہ	رائے مہملہ	لام	چنار۔ چنال	نام درخت

مبدل	مبدل منہ	مثال	معنی	مبدل	مبدل منہ	مثال	معنی
ثائے مثلثہ	تائے فوقانی	حلیتث حلیتت	انگوزہ	زائے معجمہ	جیم تازی	روز روج	معروف
					جیم فارسی	پزشک پجشک	حکیم
جیم تازی	رائے تازی زائے فارسی	چوجہ جوزہ کج کژ	بچۂ مرغ معروف		غین معجمہ سین مہملہ	گریز گریغ ایاز ایاس	گریختن نام غلام
	شین معجمہ	کاج کاش	درخت صنوبر بمعنی کاشکے				
جیم تازی	کاف فارسی	اخشیج اخشیگ	عنصر	سین مہملہ	شین معجمہ	کستی کشتی	ورزش
	تائے فوقانی	تاراج تارات	غارت		صاد مہملہ	شست شصت	٦٠
جیم فارسی	شین معجمہ	کاچی کاشی	ظرف سفالین	سین مہملہ	جیم فارسی	خروس خروج	مرغ
	زائے فارسی	پاچنگ پاژنگ	دریچہ پایش		جیم تازی	ریواس رواج	میوہ ترش
شین معجمہ	جیم فارسی	پاشان پاچان	باشندہ	کاف تازی	خائے معجمہ	شاکچہ شاخچہ	سینہ بند زنان

مبدل	مبدل منہ	مثال	معنی	مبدل	مبدل منہ	مثال	معنی
	سین مہملہ	شارک سارک	مینا		غین معجمہ	پرکالہ پرغالہ	پارہ ہر چیز
صاد مہملہ	سین مہملہ	صماخ سماخ	پردۂ گوش	کاف فارسی	جیم	لگام لجام	معروف
					دال مہملہ	اورنگ اورند	تخت
غین معجمہ	قاف ترکی	ایاغ ایاق	پیالہ		غین معجمہ	گلولہ غلولہ	غلیلہ
	کاف فارسی	غوچی گوچی	جائے عمیق	لام	رائے مہملہ	الوند اروند	کوہ مشہور
فا	و	فام وام	رنگ	میم	بام	بان	معروف
	بائے فارسی	سفید سپید	معروف	نون	لام	نیلوفر لیلوفر	نام گل کنول
قاف	غین معجمہ	قالیچہ غالیچہ	نوعی از فرش معروف	واو	بائے موحدہ	نوشتہ نبشتہ	معروف
	کاف تازی	تریاق تریاک	نام دوا		بائے فارسی	وام پام	رنگ
قاف	کاف فارسی	خانقاہ خانگاہ	عبادت خانہ	واو	فا	یاوہ یافہ	بیہودہ گم شدہ
ہا	حائے حطی	ہیز حیز	نامرد		وکاف عجمی در تصحیح وجمع لحوق یا	خامہ خامگ	معروف
	جیم	ماہ ماج	معروف			دیوانگان دیوانگی	
	ہمزہ ملینہ در اضافت	خانہ خانۂ من	معروف	یا	جیم در سیرانی و انگریزی	یوسف جوسف	نام پیغمبر

حروف معنوی کہ مفید معنی اسم فاعل اند

حروف معنوی	موقع	مثال	حروف معنوی	موقع	مثال
ار	آخر ماضی مطلق وصیغہ امر	خریدار و پرستار	سار	آخر اسما	شرمسار
وان	آخر اسما	پہلوان و بنوان	گار	آخر اسما و افعال	خدمتگار و پرورد گار آمرزگار
گر	آخر اسما	حیلہ گر شیشہ گر	وند	آخر اسما	دہلت و ندو طالع وند
ور	ایضاً	ہنرور سخنور	ان	آخر امر	گریان خندان
وار	ایضاً	تقصیروار سوگوار	نا	اول اسم غیر صفت و امر حاضر	ناکام و ناتوان
با	اول اسم	باہوش و باکمال	بان	آخر اسما	مہربان دربان باغبان
بے	اول اسم غیر صفت	بے زر بے خار	مند	ایضاً	آرزومند و خردمند
گین	آخر اسما	خشمگین شرمگین	ناک	ایضاً	خشمناک و غمناک

حروف معنوی که باسما لاحق گشته فائدهٔ معنی ظرفیت یا جائے کثرت دهند

حروف معنوی	موقع	مثال	حروف معنوی	موقع	مثال
بار	آخر اسما	رودبار هندوبار	دان	آخر اسما	دیگدان و سرمه دان
ستان	ایضاً	گلستان بوستان	سار	ایضاً	کوه سار چشمه سار
گاه	ایضاً	آرامگاه و تکیه گاه	لاخ	ایضاً	رودلاخ و سنگلاخ
زار	ایضاً	سبزه زار و گلزار			

حروفیکه مفید معنی استفهام هستند

حروف معنوی	موقع	مثال	حروف معنوی	موقع	مثال
آیا	برائے استفهام ذی عقل و غیر ذی عقل	آیا زید سوار است یا پیاده	چو اِ	بمعنی چگونه و بسان	در شب تیره چون روم
چرا	بمعنی برائے چه برائے استفهام علت	چرا این کار نکنی	ایضاً	بمعنی چرا	چون ادا زوی
چند	برائے استفهام عدد بمعنی کتنے برائے	چند کتاب خوانده اید	چه	برائے استفهام ذی عقل و غیر ذی عقل	تو چه کسی و چه کار داری
ایضاً	استفهام زمان بمعنی استفهام	چند بیکار نشینم	کجا	بمعنی کدام جا	تو کجا بودی
کدام	ذی عقل و غیر ذی عقل	کدام یار بگیرم کدام شوم	که	بمعنی کدام	که گفت کیست

حروف معنوی	موقع	مثال	حروف معنوی	موقع	مثال
کو	بمعنی کجا	کو فریدوں و لشکر ضحاک	کے	کدام وقت	کے آمدی
حروفیکہ برائے ندا مستعمل اند					
ا	ازروئے منادی آخر منادی	خدایا شاہا	ایا	اول اسم	آیا شاہ محمود کشورکشائی
اے	اول اسم	اے زید اے جان ان	ارے	ایضاً	ارے گیدی
کلمات مصدری					
ی	آخر اسم فاعل مفعول	بخشندگی - آزردگی	ش	آخر امر حاضر	امرزش کوشش
ار	آخر فعل ماضی	گفتار رفتار			بخشایش خلش
حروف زوائد کہ برائے زینت کلام آیند					
ا	آخر ماضی مطلق	گفتا ونثرکم مستعمل است	فرا	اول فعل	فرارسید فراگفت
ب	اول فعل	بگفت بگوید بگو	فرو	ایضاً	فروخورد فروبرد
مر	اول اسم	منت مرخدا یرا	خود	ایضاً	من خود چہ کسم
در	اول فعل	درساخت درآمد	ہمی	بر فعل	ہمی گفتی
بر	ایضاً	برخاست برجست	وا	ایضاً	واگذارند
حروفیکہ آخر اسما آیند و مفید معنی مانند ہستند					
وش		ماہ وش	سار		خاکسار سبکسار
ویں	خوردیں	فرخار ویں	سان		شیر سان فرشتہ سان

آسا	مشک آسا سرمہ آسا۔		
حروفیکہ در آخر اسما آمدہ مفید تصغیر باشند			
چہ	باغچہ دیگچہ خوانچہ	ہ	پسرہ
ک	پسرک مردک	ژہ	وانژہ مسور
کہ	زنکہ		
حروف نسبت کہ باسما ملحق شوند			
ی	مدراسی ایرانی بحری	انہ	سالانہ ماہانہ
ین	زرین سیمین	ن	زرین جوشن
ہ	یکسالہ یکماہہ	ویہ	سیبویہ راہویہ
ان	ایران توران		
حروفیکہ در آخر اسما آمدہ معنی رنگ را مفید باشند			
وام	سبزوام زردوام	گونہ	گلگونہ زردگونہ
فام	سرخ فام سیہ فام	گون	سیم گون لالہ گون
بام	سبزبام سیہ بام	چردہ	سیاہ چردہ مختص بہ لفظ سیاہ

مگر جز الا

حروف استثنا ہیں جیسے مردم آمدند مگر زید وغیرہ

و پس پستر سپس

حروف عطف ہیں جیسے زید و بکر آمدند ۔ خالد آمد پس بکر رفت وغیرہ

برائے ۔ بہر ۔ پی ۔ تا ۔ چہ ۔ چرا ۔ را ۔ زیرا ۔ کہ ۔ از ۔

حروف علت ہیں جیسے ادرا برائے ادب زدم ۔ و بہر تو شنیدام وغیرہ

مانند ۔ چون ۔ چو ۔ گویا ۔ چنانچہ ۔ چنانکہ ۔ ہمچون ۔ ہمچو ۔

حروف تشبیہ ہیں جیسے مصرع رویت گل است و زلف تو مانند سنبل است

اگر ۔ اگرچہ ۔ چون ۔ ار ۔ گر ۔ گرچہ ۔ ارچہ ۔ چو ۔ ور ۔

حروف شرط ہیں جیسے اگر علم خوانی دولت یابی ۔ اگرچہ زید عالم است اما عمل نمیکند

است ہست نیست

حروف رابطہ ہیں جیسے خدا توانائی بزرگ است زید بیمار ہست

بے نا نہ نے

حروف نفی ہیں جیسے ع گل بے رخ یار خوش نباشد ۔ ناآشنا ۔ ناسفتہ

کاش کاشکے کے

حروف تمنا ہیں جیسے کاش می آمد نہال تا قمش در بر ہرا

ہان ۔ ہی ۔ ہیں ۔ زود باش ۔ یاد باد

حروف تنبیہ ہیں جیسے ع ہاں تا سپر خفگی از حملہ فصیح

ہرآئینہ ہرگز زنہار اصلا

حروف تاکید ہیں جیسے ہرکہ دزدی کند ہرآئینہ گرفتار بلا خواہد شد

ارے ۔ بلے ۔ لبیک
حروف ایجاب ہیں جیسے بلی او عالم است ۔ ارے ہم نہیں شنیدہ ام
آوخ ۔ آہ ۔ دردا ۔ دریغا ۔ وائے ۔ زنہار ۔ ہیہات
حروف تاسف ہیں جیسے ع آوخ کہ زمانہ دشمنم شد ۔

دربیان علم نحو

نحو وہ علم ہے جس سے کلمات کو باہم ملانا وحل کرنا اور انکا تعلق یعنی فاعل یا مفعول یا مبتدا یا جزو غیرہ ہونا معلوم ہوتا کہ متکلم ایسی غلطی سے بچے جس سے کلام کا مطلب ٹھیک نہ سمجھا جائے ۔ موضوع علم نحو کا کلمہ وکلام ہے یعنی اس علم میں کلمہ اور کلام دونو کا حال مذکور ہوتا ہی کلمہ کی دو قسمیں ہیں مفرد و مرکب ۔ مفرد ایک لفظ ہے جو ایک معنی پر دلالت کرے اور مرکب وہ ہے جو دو کلموں یا زیادہ سے بنا ہو اور ہر ایک جزو اسکا اپنے اپنے معنی بتلاوے ۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں ایک مرکب مفید دوسرا مرکب غیر مفید ۔ مرکب مفید وہ ہے جسکے سننے سے سامع کو فائدہ کامل حاصل ہو جاوے یعنی سامع کو اور بات سننے کا کچھ انتظار باقی نرہے جیسے غلام زید آمد ۔ مرکب غیر مفید وہ ہے جسکے سننے والے کو انتظار اور بات کا باقی رہے ۔ جیسے غلام زید ۔ مرد نیک ۔ اسکو مرکب ناقص بھی کہتے ہیں ۔

پہلا باب مرکبات ناقصہ یعنی مرکب غیر مفید کے بیان میں ۔

مرکب ناقص ہمیشہ جملے کا جزو ہوا کرتا ہے ۔ وہ بدون اور چیز کے ملے کلام نہیں ہو سکتا

اسلئے اوسکا اور مفرد کا ایک ہی حکم ہے اور مرکب ناقص ہمیشہ دو اسموں سے بنتا ہے مگر بعض وقت حرف اور اسم کے ملنے سے بھی مرکب ناقص بن جاتا ہے جیسے جار و مجرور ملنے سے۔ اوسکے چار قسمیں ہیں۔ **مرکب اضافی۔ مرکب توصیفی۔ مرکب امتزاجی۔ مرکب غیر امتزاجی۔**

مرکب اضافی کا بیان

مرکب اضافی یہ وہ ہے جسمیں اضافت پائی جائے۔ اضافت کے معنی نسبت کرنا ایک اسم کا دوسری اسم کیطرف۔ نسبت لگاؤ کو کہتے ہیں۔ جس اسم کو دوسرے اسم کیطرف نسبت کرتے ہیں۔ اوس اسم کو **مضاف** کہتے ہیں۔ اور جس اسم کیطرف نسبت کرتے ہیں اوسکو **مضاف الیہ**۔ فائدہ اضافت کا یہ ہے کہ اگر مضاف الیہ معرفہ ہو تو مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہے جیسے غلام زید۔ خاص زید کا غلام۔ اگر مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف میں ایک قسم کی خصوصیت پیدا ہو جاتی ہے جیسے غلام مرد یعنی مرد کا غلام۔ عورت کا نہیں فارسی کی ترکیب میں مضاف کے آخر کسرہ علامت اضافت کی ہے جیسے غلام زید میں غلام کے میم کا کسرہ۔ اور حذف کرنا اس کسرہ کا درست نہیں۔ مگر بعض الفاظ میں استاد نے روا رکھا ہے۔ اِن لفظوں پر کسرہ نہ پڑھنا ہے فصیح ہے جیسے صاحب دل۔ سر خیل سیلاب۔ پدر زن وغیرہ اور اسکو **فک اضافت** کہتے ہیں۔ اِن لفظوں کے سوا بعض اور الفاظ پر بھی یہ کسرہ نہیں پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہیں کہ (۱) جب مضاف الیہ مضاف پر مقدم ہو جیسے جہان شاہ لفظ شاہ مضاف ہے موخر۔ اور لفظ جہاں مضاف الیہ ہے

مقدم اور معنی جہان شاہ اور شاہ جہان کے ایک ہیں۔ ایسے ترکیب کو اضافت مقلوب کہتے ہیں (۲) جب ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہو جیسے غلامش وغلامت وغلامم تینوں جگہ مفتوح ہو اور غلام مضاف ہے شین اور تائے فوقانی اور میم تینوں ضمیر یں مجرور مضاف الیہ ہیں۔ (۳) مضاف الیہ کے آخر لفظ را علامت اضافت کی ہو۔ خواہ مضاف الیہ متصل مضاف کے ہو خواہ فاصلہ ہو۔ خواہ آگے ہو۔ خواہ پیچھے ہو جیسے غلام زیدرا۔ اور زیدرا غلام وغیرہ ان سب مثالوں میں غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہے۔ اور لفظ را علامت اضافت کی ہے۔ یاد رکھو کہ ضمیر مجرور متصل جو مضاف الیہ ہو ضرور نہیں کہ مضاف سے لگی ہوئی ہو۔ اگر مضاف آگے یا پیچھے یا فاصلے پر ہو۔ اور کسی کلمے کے ساتھ لگی ہوئی ہو تو کچھ مضائقہ نہیں استادوں کے کلام میں بیشتر واقع ہے جیسے برانگیختم خاطر از شام و روم۔

اقسام اضافت

اضافت کی کئی قسمیں ہیں۔ اضافت تخصیصی۔ تملیکی۔ توضیحی۔ تبنیی۔ تشبیہی ابنی۔ ظرفی۔ مجازی اور ملابستی۔ اضافت تخصیصی وہ ہے جسمیں مضاف۔ مضاف الیہ کے لئے خاص ہو جیسے سردار لشکر یعنی سردار خاص لشکر کا۔ اضافت تملیکی وہ ہے جسمیں مملوک کو مالک کیطرف مضاف کریں جیسے قصر شاہ۔ مال بادشاہ وغیرہ لفظ قصر مملوک ہے اور مضاف۔ اور شاہ مالک ہے اور مضاف الیہ۔ اضافت توضیحی وہ ہے کہ مضاف کو۔ مضاف الیہ واضح کردے جیسے شہر بریلی۔ لفظ شہر سے توضیح حاصل نہ تھی۔ بریلی کے کہنے سے واضح ہوا۔ اضافت تخصیصی اور اضافت توضیحی میں یہ فرق ہے

کہ اگر توضیحی میں مضاف اور مضاف الیہ کو الٹ دیا جائے تو اصلی معنی قایم رہ سکتے ہیں جیسے شہر بریلی سے۔ بریلی شہر مگر اضافت تخصیصی میں یہ بات نہیں ہوتی جیسے غلام زید کو بدل کر زید غلام سے وہ معنی حاصل نہیں اضافت تبئینی جسکو بیانی بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ ہے جسمیں کوئی شے اپنے مادے کیطرف مضاف ہو جیسے شیخ آہن معلوم نہیں تھا کہ سیخ کس چیز کی ہے۔ مضاف الیہ کے بیان کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ آہن کی ہے۔ اضافت بیان میں مضاف اور مضاف الیہ ایک جنس کے ہوتے ہیں۔ جیسے سیخ اور آہن ایک جنس سے ہیں۔ اضافت تشبیہی وہ ہے کہ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں شریک کریں اور اسکو تشبیہ کہتے ہیں جیسے آنکھ نرگس جیسی ہے۔ جس چیز کو تشبیہ دیتے ہیں اوسکو مشبہ اور جسکے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں اسکو مشبہ بہ کہتے ہیں جیسے نرگس چشم میں چشم مشبہ اور نرگس مشبہ بہ ہے۔ اضافت تشبیہی میں مشبہ بہ کو مشبہ کیطرف مضاف کرتے ہیں جیسے نرگس چشم۔ نرگس مشبہ بہ ہے اور مضاف۔ اور چشم مشبہ ہے اور مضاف الیہ **اضافت ابنی** وہ ہے کہ جسمیں بیٹے کے نام کو باپ کے نام کیطرف مضاف کریں اور عربی میں۔ ابن اور بن بیٹے کو کہتے ہیں جیسے عباس ابن علی وغیرہ **اضافت ظرفی** وہ ہے جسمیں مظروف ظرف کیطرف یا ظرف مظروف کیطرف مضاف ہو۔ مظروف اسکو کہتے ہیں جو ظرف مکان یا ظرف زمان میں واقع ہو جیسے آب دریا۔ آب مظروف مضاف دریا ظرف مکان مضاف الیہ۔ اسیطرح ساکن شہر۔ ساکن مظروف مضاف۔ شہر مضاف الیہ ظرف مکان۔ لیکن بعض وقت مضاف اور مضاف الیہ میں کچھ لگاؤ حقیقت میں نہیں

ہوتا جیسے سرہوش ۔ پائے فکر یعنی ہوش کا سر ۔ فکر کا پاؤں ۔ شاعر نے اپنے خیال میں ہوش اور فکر کو ایک شخص ۔ صاحب سر ۔ اور صاحب قدم قرار دیا ہے ۔ اور سر کو ہوش کیطرف اور قدم کو فکر کیطرف مضاف کیا ہے ۔ حقیقت میں نہ فکر کو ہوش کے ساتھ تھا اور قدم کو فکر کے ساتھ کچھ لگاؤ نہیں ایسے اضافت کو **مجازی** کہتے ہیں اور اسی کو **استعارہ** بھی کہتے ہیں ۔ اضافت استعارہ اور تشبیہی میں یہ فرق ہے کہ اضافت تشبیہی میں اگر مضاف کو الٹ کر حرف تشبیہ کو درمیان میں لائیں تو مطلب درست رہتا ہے ۔ اور استعارے میں بگڑ جاتا ہے جیسے زلف ہمچو مار تو کہہ سکتے ہیں ۔ اور ہوش ہمچو سر نہیں کہہ سکتے ہیں ۔ اضافت بادنی ملابست یا اضافت ملابستی یعنی تھوڑے سے تعلق سے اضافت ہو جاتی ہے جیسے ایوان ما ۔ توران شما ۔ کالج ما ۔ مدرسۂ شما ۔ بعض مصنفوں نے اضافت کے چار قسم قرار دی ہیں تملیکی ۔ تخصیصی ۔ تشبیہی ۔ اور ملابستی ۔

مرکب توصیفی کا بیان

مرکب توصیفی وہ ہے جو صفت اور موصوف سے ملکر بنے جسمیں کم سے کم ایک اسم موصوف ہو دوسرا اسم اوسکی صفت ہو ۔ **موصوف** وہ ہے جسکی بھلی یا بری صفت بیان کیجائے ۔ **صفت** وہ ہے جس سے بھلائی یا برائی کسی شئے کی دریافت ہو ۔ فارسی میں مضاف اور مضاف الیہ اور موصوف اور صفت کے پڑھنے میں کچھ فرق نہیں ہے ۔ وہاں مضاف کے آخر کسرہ پڑھتے ہیں یہاں موصوف کے آخر جیسے مردِ دانا ۔ لفظ مرد موصوف ۔ مرد کی دال کا کسرہ علامت موصوف کی ہے اور لفظ دانا ۔ صفت ہے ۔ موصوف کی

ترکیب وصفی پہچاننے کیلئے لازم ہے۔ کہ اگر موصوف واحد مذکر ہو تو لفظ کیسا اور اگر جمع مذکر ہو تو کیسے بیائے مجہول اور اگر مونث ہو تو کیسی بیاے معروف موصوف کے ساتھ ملاؤ۔ صفت کا کلمہ اوسکا جواب ہوگا جیسے مرد دانا۔ جب کہوگے کیسا مرد۔ جواب اوسکا دانا ہوگا تو دریافت ہوا کہ یہ ترکیب وصفی ہے۔ اور لفظ دانا صفت ہے۔ اگر جواب درست نہ پڑے تو جان لو۔ کہ یہ ترکیب اضافی ہے اکثر صفت میں وہ اسم واقع ہوتا ہے جسکو لغت بنانے والے نے وصفی معنی کیلئے بنایا ہے جیسے اسم فاعل۔ اسم مفعول وغیرہ اور جسکے ترجمے میں لفظ والا آسکے۔ اور کبھی اسم ذات بھی صفت واقع ہوتا ہے۔ وہان بیشتر معنی تشبیہ کے ہوتے ہیں جیسے لب لعل۔ لب موصوف۔ لعل ایک سرخ جوہر کا نام ہے۔ اسکے معنی وہ لب جو لعل کے مانند سرخ اور شفاف ہے۔ حقیقت میں لب موصوف اور مشبہ ہے۔ اور لعل صفت اور مشبہ بہ ہے۔ موصوف صفت کے اوپر اکثر مقدم ہوتا ہے جیسے مذکور ہوا۔ اور کبھی صفت کو موصوف کے اوپر لاتے ہیں۔ اس حالت میں کسرہ موصوف کے آخر پڑھا نہیں جاتا۔ اس ترکیب میں معنی کے واسطے یہ دیکھنا ضرور ہے۔ کہ موصوف کسی اور ذات سے تعلق رکھتا ہے یا نہیں اگر تعلق کسی اور ذات سے نہیں رکھتا۔ بذات خود قائم ہے تو اس ترکیب کے الٹنے میں معنی نہیں بدلینگے جیسے مرد نیک اور نیک مرد۔ مرد موصوف ہے۔ بذات خود قایم ہے اور نیک صفت معنی دونو کے ایک ہیں۔ اگر موصوف بذات خود قایم نہیں بلکہ تعلق اور ذات سے رکھتا ہے تو۔ اسوقت موصوف اور صفت

کتب خانہ

اُس ذات کی صفت ہونگے۔ جس سے یہ موصوف تعلق رکھتا ہی جیسے روئے خوب۔ رو موصوف اور خوب اوسکی صفت۔ جب ہم نے صفت کو موصوف پر مقدم کیا۔ اور کہا خوبرو۔ یہ لفظ خوبرو صفت اُسکی ہوا جس سے رو تعلق رکھتا ہی صفت کئی طرح سے آتی ہے (۱) یہ کہ صفت مفرد ہو جیسے مرد دانا۔ مرد موصوف دانا صفت مفرد (۲) یہ کہ صفت مرکب ہو۔ مرکب کی کئی قسمیں ہیں (۱) مرکب بہ ترکیب اضافی ہو جیسے مرد دانائے زمان۔ مرد موصوف۔ دانا مضاف اور زمان مضاف الیہ۔ دونوں ملکر صفت ہوئے موصوف کی (۲) صفت مرکب وصفی اُلٹا ہوا ہو جیسے یار خوش خو۔ یار موصوف۔ خوش خو مرکب وصفی اُلٹا ہوا (۳) صفت اُلٹا ہوا جملہ اسمیہ بیانیہ ہو۔ کہ جملہ اسمیہ بیانیہ میں سے کاف بیانیہ سر جملہ اور ضمیر کہ پھرتی ہے موصوف کیطرف۔ یعنی لفظ او اور لفظ است کہ علامت جملہ اسمیہ کی ہے یہ تینوں کلمے حذف کر کے مبتدا۔ اور خبر کو مقلوب کریں یعنی الٹ دیں۔ خبر کو مقدم کریں۔ اور مبتدا کو موخر جیسے شہید تبسم دیت عشوہ خون بہا۔ تبسم دیت جملہ اسمیہ بیانیہ الٹا ہوا صفت ہے شہید کا اسیطرح سے عشوہ خون بہا بھی۔ اصل اسکی یہ ہے۔ شہید ہے کہ دیت او تبسم است و خون بہائے او عشوہ است۔ جب کاف بیانیہ سر جملہ اور ضمیر او اور لفظ است حذف کر کے مبتدا اور خبر کو الٹ دیا شہید تبسم دیت عشوہ خون بہا ہو گیا۔ **فائدے** (۱) اگر صفت اپنے موصوف سے زیادہ مشہور ہو تو موصوف کو حذف بھی کر دیتے ہیں جیسے جو ہندی زخم بر سر زندہ پیل۔ ہندی سے

تیغ ہندی مراد ہے (۲) کسرہ کی جگہ متقدمین یائے تعظیم موصوف کے آخر میں لکھتے تھے جیسے امر کتابے خوب دیدم۔ مگر متاخرین نے ترک کر دیا (۳) فارسی میں صفت اور موصوف میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہوتا لیکن عربی کی تقلید کر کے والدۂ ماجدہ اور رکابِ معظمہ کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ موصوف خواہ واحد ہو۔ یا جمع۔ صفت ہمیشہ واحد ہی آئیگی جیسے مرد خردمند اور مردان خردمند (۴) کبھی ایک موصوف کی کئی صفتیں بھی ہوتی ہیں۔ جیسے بادشاہ دادگر عدل گستر غریب پرور۔

مرکب امتزاجی کا بیان

مرکب امتزاجی وہ ہے کہ دو لفظ اسطرح ملادیں کہ گویا ایک ہی لفظ ہے جیسے کلکتہ یہ مرکب ہے لفظ کالی اور کتہ سے اب دونوں ملکر ایسے ہو گئے ہیں کہ مرکب نہیں معلوم ہوتے اور اسی میں داخل ہے۔ مرکب تعدادی جیسے گیارہ ایک اور دس کا نام ہے۔ اسیطرح بارہ سے اُنیس تک اور اکیس سے ننانوے تک سوائے دہائیوں کے یعنی دس۔ بیس۔ تیس۔ چالیس وغیرہ کے نوے تک یہ مرکب نہیں مفرد ہیں۔ اور سوائے اکائیوں کے یعنی ایک سے نو تک اور سو اور ہزار اور لاکھ وغیرہ بھی مفرد ہیں۔

مرکب غیر امتزاجی کا بیان

مرکب غیر امتزاجی وہ مرکب ہے کہ جس کے اجزا ملکر ایک نہ ہو گئے ہوں بلکہ جدا جدا سمجھ میں آتے ہوں جیسے اکبر آباد۔ شاہ جہاں باد۔ بہار دانش وغیرہ اور بعضے اعداد بھی

اس میں داخل ہیں جیسے تین ہزار۔ پانچسو یا دوسو پالیس یا تین سو چھ وغیرہ

باب دوسرا مرکب مفید یعنی جملہ کے بیان میں۔

جملہ دو چیزوں سے بنتا ہے ایک مسند الیہ جسکا کچھ حال بیان کریں۔ دوسرا مسند جس سے حال بیان کریں اور اقسام جملہ کے باعتبار معنی کی دو ہیں اسمیہ۔ فعلیہ

جملہ اسمیہ کا بیان

جملہ اسمیہ وہ ہے جو دو اسم سے ملکر بنا ہو۔ پہلے اسم کو مبتدا یا مسند الیہ کہتے ہیں۔ دوسرے اسم کو خبر یا مسند۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور جملہ اسمیہ میں ایک حرف ربط ضرور ہے جو کبھی مذکور ہوتا ہے اور کبھی محذوف ہوتا ہے جیسے زید خوب است و عمر زشت کبھی فعل جملہ ہو کر خبر ہوتا ہے جیسے روستازادگان دانشمند۔ بوزیری بپادشاہ رفتند اس جملہ میں روستازادگان دانشمند مبتدا۔ رفتند خبر اسمیں ضمیر ایشان جو مبتدا کیطرف راجع ہے فاعل ہے۔ رفتند کا۔ جب خبر جملہ واقع ہو تو اُس میں ضمیر ضرور ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو جیسا رفتند میں مبتدا وہ اسم ہے جسکے ماجرے کی خبر دیجاوے۔ اور جس ماجرے کا بیان ہو اسکو خبر کہتے ہیں اور خبر کے آخر ایک لفظ رابطہ ضرور ہوتا ہے مثلاً زید امیر است۔ پس زید مبتدا ہے۔ اور امیر خبر۔ اور است حرف رابطہ۔ رابطہ دو طرح کے ہیں۔ ایک رابطہ زمانی کہ جسمیں کوئی وقت سمجھا جاوے جیسے بود و ہست اور دوسرا رابطہ غیر زمانی جس میں وقت معلوم ہنو جیسے است۔

جملہ فعلیہ کا بیان

جملہ فعلیہ وہ ہے جو فعل اور فاعل سے ملکر بنا ہو فعل مسند ہوتا ہے۔ اور فاعل مسند الیہ پھر اگر فعل لازم ہے تو وہ صرف فاعل کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہو جائیگا جیسے زید آمد۔ آمد فعل۔ زید اوسکا فاعل ہے فعل فاعل کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور اگر فعل متعدی ہے تو۔ وہ فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوگا جیسے زد زید بکررا۔ زید نے بکر کو مارا۔ زد فعل۔ زید اوسکا فاعل۔ بکر اوسکا مفعول۔ را علامت مفعول۔ فعل متعدی فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ اگر جملہ فعلیہ میں فعل ماضی یا مضارع یا حال یا مستقبل ہو تو وہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوگا۔ اور اگر فعل امر یا فعل نہی ہو تو وہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوگا جیسے بیا و میا۔ دونوں فعل با فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہیں۔ **فاعل** وہ ذات ہے جس سے فعل صادر ہو یا جس میں فعل قایم ہو جیسے زد زید یعنی زید نے مارا۔ مارا اس جگہ زید سے صادر ہوئی پس زید فاعل۔ زد فعل ہوگا۔

ف ۱ صدور میں اختیار ہے اور قیام میں نہیں جیسے مُرد زید۔ مرا زید۔

جملوں کے اقسام

کلام تام دو قسم پر ہے۔ جملہ فعلیہ و جملہ اسمیہ اور انھیں دو جملوں کے نام کبھی مقام اور کبھی حروف کے لحاظ سے مختلف ہو جاتے ہیں (۱) مقام کے لحاظ سے کلام تام جملہ مستانفہ اور جملہ معترضہ کہلاتا ہے۔ **جملہ مستانفہ** وہ ہے جس سے ابتدا ہو جیسے علم خزینہ ایست مقفل۔ علم مبتدا۔ خزینہ مقفل خبر۔ است۔ حرف ربط مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ ہوا **جملہ معترضہ** وہ ہے جو کسی جملے کے درمیان

واقع ہو اور اسکو اوس جملہ سے کچھ تعلق نہو جیسے یار من چشم بد دور خوب است۔ یار من مبتدا۔ خوب خبر۔ است حرف ربط۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔ چشم بد دور جملہ معترضہ ہے۔ جو اس جملہ کے بیچ میں واقع ہوا ہے۔ (۲) حروف کے لحاظ سے جملوں کے نام مختلف ہو جاتے ہیں جیساکہ حروف شرط۔ حروف ندا۔ حروف عطف۔ حروف قسم۔ حروف تعلیل۔ حروف دعا۔ حروف بیان وغیرہ میں سے کسی حرف کے آنے سے جملہ شرطیہ۔ جملہ ندائیہ۔ جملہ عاطفہ یا معطوفہ۔ جملہ قسمیہ جملہ معللہ۔ جملہ دعائیہ۔ جملہ مبینہ وغیرہ کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔ اب چند مشہور جملے بیان ہوتے ہیں۔ (۱) شرطیہ جس جملے میں حرف شرط ہو۔ اوس جملے کو شرطیہ کہتے ہیں اور جملہ شرطیہ دو جملوں سے مرکب ہوتا ہے۔ پہلے کو شرط۔ دوسرے کو جزا کہتے ہیں جیسے اگر علم خوانی عزت یابی ترکیب۔ اگر حرف شرط۔ خوانی فعل با فاعل علم مفعول۔ فعل فاعل اور مفعول سے ملکر شرط ہوا۔ یابی فعل با فاعل۔ عزت اسکا مفعول یہ۔ فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جزا ہوئی شرط کی۔ شرط ساتھ جزا کے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ کبھی شرط کی جزا محذوف ہوتی ہے جیسے غنیمت کے کلام میں

بیت مرا خود عرصۂ اندیشہ تنگ است — ترا گر باقضا پارائے جنگ است۔ گر حرف شرط کا ترا گر باقضا پارائے جنگ است۔ جملہ ہوکر شرط ہوا۔ اور جزا اسکی بجنگ محذوف ہے **فائدہ** جملے شرطیہ میں حرف شرط ضرور ہوتا ہے۔ حروف شرطیہ ہیں۔ اگر۔ گر۔ ار۔ چون۔ چو۔ اور سوا ان وقتیکہ۔ روزیکہ۔ ہر لحظہ کہ۔ (۲) جملہ ندائیہ وہ ہے جسمیں حرف ندا آئے جیسے اے زید

مقصود یہ ہے کہ می خوانم ترا یعنی میں تجھکو بلاتا ہوں۔ اے حرف ندا زید منادیٰ۔
حرف ندا۔ منادیٰ کے ساتھ ملکر قایم مقام جملے کے کس واسطے کہ معنی فعل کے اسمیں
پائے جاتے ہیں اور یہ جملہ بغیر دوسرے جملے کے تمام نہیں ہوتا۔ اور اوس دوسرے جملہ کو جواب
ندا کہتے ہیں کبھی حرف ندا محذوف ہوتا ہے ع بیا جامی رہاکن شرمساری۔ یعنی بیا اے
جامی رہاکن شرمساری۔ اور کبھی منادیٰ بھی محذوف ہوتا ہے ع اے بذات تو قرین
مسند پیغمبری۔ یعنی اے آنکہ بذات تو قرین است مسند پیغمبری لفظ آں منادیٰ محذوف
ہے فائدہ کبھی حرف ندا اور منادیٰ دونوں محذوف ہوتے ہیں جیسے بیا کردرویت
مژگان بچشم سوزن ستامشب۔ یعنی اے آنکہ فائدہ حرف ندا یہ ہیں۔ یا۔
الف۔ اے۔ آیا (۳) جملہ معطوفہ وہ ہے جسمیں حرف عطف پایا جاوے۔ حرف
عطف سے پہلا جملہ۔ معطوف علیہ۔ اوسکے بعد کا جملہ معطوف کہلاتا ہے۔ جیسے
احمد آمد و محمود رفت۔ احمد فاعل۔ آمد فعل۔ فعل ساتھ فاعل کے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
معطوف علیہ ہوا۔ واو حرف عطف۔ محمود فاعل۔ رفت فعل۔ فعل ساتھ فاعل کے
ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہوا۔ معطوف علیہ مع معطوف کے جملہ معطوفہ ہوا۔ اور یہ عطف
جملہ کا جملہ پر تھا کبھی عطف کلمے کا کلمے پر بھی ہوتا ہے جیسے زید و بکر آمد۔ آمد فعل
زید اوسکا فاعل معطوف علیہ۔ واو حرف عطف۔ بکر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف
سے ملکر فاعل ہوئے فعل کے فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہوا فائدہ حروف عطف یہ ہیں۔ و۔
پس۔ پس۔ نیز۔ ہم۔ دیگر۔ دگر وغیرہ (۴) جملہ قسمیہ وہ ہے جس میں حرف قسم

اے جیسے بخدا غفلت نخواہم کرد۔ اصل یوں تھا قسم میخورم بخدا۔ یہ قسمیہ جار خدا مجرور
جار و مجرور ملکر متعلق ہوئے میخورم فعل با فاعل محذوف کے قسم مفعول محذوف۔ پس فعل
اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قسم۔ غفلت مفعول نخواہم کرد فعل
با فاعل فعل اور فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم۔ قسم مع جواب قسم کے جملہ قسمیہ ہوا۔ **فائدہ**
حروف قسم یہ ہیں۔ ب۔ و۔ **جملہ معللہ** وہ ہے جسمیں حرف تعلیل آئے۔ اس جملے میں
بھی کم سے کم دو جملے ہوتے ہیں اور جو جملہ حرف تعلیل کے بعد واقع ہوتا ہے اُسکو تعلیل
کہتے ہیں۔ اور جو پہلے واقع ہو۔ اُسے معلل جیسے بد مکن کہ سزا یابی۔ مکن فعل با فاعل۔ بد مفعول
فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلل ہوا۔ کہ حرف تعلیل۔ سزا مفعول
یابی فعل یابی با فاعل فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر تعلیل ہوا۔ تعلیل معلل کے ساتھ ملکر جملہ معلل
ہوا۔ **فائدہ** حروف تعلیل یہ ہیں۔ کہ۔ تا۔ چہ۔ زیرا کہ۔ چرا کہ۔ بنا بریں وغیرہ۔ **جملہ دعائیہ** وہ ہے
جسمیں دعا کا حرف آئے جیسے چشم بد دور باد۔ نظر بد دور ہوجیو۔ باد مخفف ہے بواد کا۔ اور بواد اصل میں
بود مضارع کا صیغہ ہے افعال ناقصہ میں سے۔ الف دعا کا جب اُسمیں آیا تو بواد ہوگیا۔
چشم بد اُسکا اسم ہے اور دور اُسکی خبر ہے۔ باد فعل ناقص۔ اسم اور خبر کے ساتھ ملکر
جملہ فعلیہ ہوا۔ **جملہ مبینہ** وہ ہے جسمیں حرف بیان واقع ہو۔ جو جملہ حرف بیان کے بعد آئے
اُسکو جملہ بیانیہ کہتے ہیں۔ یہ حرف بیان عموماً کاف ہوتا ہے۔ جسکو کاف سر جملہ بھی کہتے ہیں
اور جس اسم کا یہ جملہ بیان آتا ہے اوسکو **مبیّن** کہتے ہیں جیسے **شنیدم** کہ روباہ رنگین بر چہ
خود آرائی باشد برنگ عروس۔ اس جملہ میں این محذوف مبیّن ہے۔ روباہ رنگین آن خوشت

جملہ بیانیہ ہے کاف حرف بیان ہے ۔ اگر جملہ بیانیہ مبیّن کی ذات کا بیان ہے تو اس جملے سے مبتدا کا حذف کرنا بہتر ہے جیسے احمد کہ دانا ست کجا ست ۔ یعنی احمد کہ او دانا ست کجاست ۔ اگر جملہ بیانیہ مبین کی ذات کا بیان نہو بلکہ مبین کے متعلق کا بیان ہو تو اس مقام میں مبتدا کو حذف نہیں کرتے بلکہ اس جملہ میں ایک ضمیر لاتے ہیں جو مبیّن کیطرف پھرتی ہے جیسے خادم من مردی ست کہ و منش درست است جملہ کے متعلق چند فوائد بیان کیئے جاتے ہیں (۱) وحدت اور جمعیت میں فعل فاعل کے مطابق ہوتا ہے ۔ لیکن جب فاعل غیر ذی روح ہو خواہ واحد ہو یا جمع ۔ فعل کا واحد لانا فصیح ہے جیسے مردے آمد ۔ مردان آمدند ۔ یہی حال مبتدا ۔ اور حرف رابطہ یا افعال ناقصہ کا بھی ہے جیسے ہمہ طالبعان رفتند ۔ وہمہ نوکران موجود اند (۲) فارسی میں عموماً فاعل فعل سے پہلے آتا ہے ۔ اور مفعول بہ عموماً دونوں کے درمیان ۔ اور کبھی مفعول بہ فعل کے بعد بھی واقع ہوتا ہے جیسے زد عمر را اور جب فعل متعدی بدو مفعول ہو تو مفعول بہ پہلے لاتے ہیں اور اسکے بعد مفعول ثانی جیسے احمد بکر را کتاب داد ۔ اسطرح سے اور مفعول بھی فعل سے پہلے آتے ہیں جیسے شب زید خالد را خبر داد (۳) فاعل بعض موقعوں پر حذف کیا جاتا ہے ۔ وہ موقعے یہ ہیں (۱) صیغہ جمع غائب میں جب چند اشخاص نا معلوم یا قضا و قدر فاعل ہوں جیسے در کوی نیکنامی مارا گذر ندادند (۲) جب قرینہ پایا جائے جیسے کوئی پوچھے زید آمد ۔ جواب میں کہیں آمد ۔ (۴) بائے ابتدائیہ و جملہ ندائیہ و جملہ قسمیہ کے پہلے تمام جملہ یعنی فعل مع فاعل محذوف ہوتا ہے جیسے بنام جہاندار جان آفرین کے اول ۔ آغاز میکنم جملہ محذوف ہے ۔ اور اے زید اصل

میں ہے میخوانم زید را۔ یہاں میخوانم محذوف ہے۔ اسیطرح بخدائے کریم کے پہلے قسم میخورم محذوف ہے۔ (۴) کبھی فعل بھی حذوف کیا جاتا ہے جیسے استفہام کے جواب میں مثلاً کرآمد یعنی کون آیا۔ جواب میں کہیں زید یعنی زید آمد۔ یہاں آمد محذوف ہے (۵) مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے یا نکرۂ مخصصہ۔ اور خبر عموماً نکرہ جیسے محمود بہادر است۔ غلام مرد حاضر است۔ مرد احمق ناقابل است مبتدا پہلے مثال میں معرفہ ہے۔ اور دوسری مثال میں اضافت کے سبب۔ اور تیسری میں صفت کے باعث نکرہ مخصوصہ جس صورت میں دونوں معرفہ یا دونوں نکرہ ہوں تو پہلے کو مبتدا۔ اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں جیسے قیصرہ ہند ملکہ و کٹوریا است ارض زمین است۔ ہوا باد است۔ اسکو برعکس پڑھنا بھی جائز ہے (۶) اگر جملہ میں ایک اسم ذات ہو۔ اور دوسرا اسم صفت تو اسم ذات مبتدا ہو گا اور اسم صفت خبر جیسے شب سیاہ است۔ دنیا فانی است (۷) کبھی ایک مبتدا کے کئی خبریں ہوتے ہیں۔ جیسے زید عالم فاضل شاعر ست۔ اور ایسا ہی متعدد مبتداؤں کے ایک خبر ہوتی ہے جیسے بخت و تخت و امر و نہی و گیر و دار ہمہ ہیچ است۔ جب قرینہ پایا جائے تو مبتدا یا خبر محذوف ہو جاتی ہے جیسے عالمگیر پسر کیست۔ جواب پسر شاہ جہان ست۔ یہاں عالمگیر مبتدا محذوف ہے۔ کدام کس فاضل ست۔ جواب احمد یہاں فاضل ست خبر محذوف ہے

جملہ خبریہ اور انشائیہ کا بیان واضح ہو کہ پھر جملہ کے دو قسمیں ہیں۔ خبریہ اور انشائیہ جملہ خبریہ وہ کلام ہے کہ جس میں احتمال سچ اور جھوٹ کا ہو۔ جیسے زید عالم ست۔ اور جملہ خبریہ اسمیہ بھی ہوتا ہے۔ اور فعلیہ بھی جیسے زید دانا است یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے اور زید آمد

یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔ جملہ انشائیہ وہ کلام ہے کہ جسمیں احتمال سچ اور جھوٹ کا بالکل ہووے بلکہ کہنے والے کی کچھ خواہش معلوم ہو جاوے۔ ہر جملہ میں مسند الیہ۔ اور مسند اور اسناد کا ہونا ضروری ہے جیسے زید آمد۔ زید مسند الیہ اور آمد مسند ہے۔ اور جو نسبت انمیں ہو اُسے اسناد کہتے ہیں۔ اسم مسند اور مسند الیہ دونو ہوسکتا ہے اور فعل صرف مسند ہوتا ہی۔ اور حرف کچھ نہیں ہوسکتا۔ جملہ انشائیہ کے دش قسمیں ہیں اول۔ امر جیسے بزن۔ دوسری نہی جیسے مکن۔ تیسری ندا جیسے اے زید۔ چوتھی استفہام جیسے کدام کس آمد۔ پانچویں تمنی جیسے کاش خدا خاتمہ ام بخیر گرداند۔ چھٹی قسم جیسے بخدا دروغ نخواہم گفت جب چیز کی قسم کھاتے ہیں اسکو مقسم بہ کہتے ہیں۔ اور اسکے بعد جو جملہ ہوتا ہے۔ اسکو جواب قسم کہتے ہیں ساتویں عرض یعنی ترغیب دینا مخاطب کو کسی کام کے واسطے جیسے چرا راست نگوئی تا معتبر گردی۔ آٹھو تعجب جیسے چہ قیامت ست جانان کہ بعاشقان نمودی۔ نویں عقود یعنی وے جملے جو معاملات کے وقت کہتے ہیں جیسے خریدم۔ یا فروختم۔ دسویں ترجی جیسے امید ست کہ باران بارد۔

باب تیسرا اقسام مفعول اور متعلقات کے بیان میں

فائدہ ۔ بعض متعدی فعلوں کے دو یا تین مفعول ہوتے ہیں اسوقت فعل فاعل اور مفعولات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ کبھی مفعول پورا جملہ ہوتا ہے۔ خواہ وہ جملہ فعلیہ ہو۔ خواہ جملہ اسمیہ۔ عربی زبان کی جن مفعلوں کو فارسی قواعد میں داخل کر لیا ہے انکی پانچ قسمیں ہیں مفعول بہ مفعول لہ۔ مفعول فیہ۔ مفعول معہ۔ مفعول مطلق۔ مگر مفعول بہ خاص متعدی کے

واسطے ہے۔ اور باقی چار فعل لازم اور فعل متعدی میں بھی آسکتے ہیں (مفعول بہ کا بیان)
مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فعل فاعل کا واقع ہو۔ اسکی علامت را ہے جیسے زدم زید را۔
مفعول بہ اگر ذی روح ہو تو اکثر علامت کا ذکر کرتے ہیں۔ اور غیر ذی روح میں اکثر محذوف
جیسے ماہ دیدم۔ مفعول بہ کبھی جملہ بھی ہوتا ہے جیسے گفتمش دلہا ئے شتاقان بسر **فائدہ**
تین مقام میں اکثر فعل محذوف رہتا ہے اور مفعول یا اور کوئی حرف قایم مقام فعل کے
ہوتا ہے۔ وہ مقام یہ ہیں **منادیٰ۔ مندوب۔ تحذیر**۔ (**بیان منادیٰ**)
منادیٰ وہ اسم ہے کہ کسی حرف ندا سے پکارا جاوے۔ اس صورت میں حرف ندا قایم
مقام فعل محذوف یعنی پکارتا ہوں کے ہوتا ہے جیسے اے زید اصل اسکی یہ ہے پکارتا
ہوں میں زید کو (**بیان مندوب کا**) مندوب وہ ہے جیسے اوسکے مرجانے یا پائے
جانے کے سبب یا کسی مصیبت اور حادثہ کے باعث لفظ ندبہ یا ندا کے ساتھ رو
دیں و یا پیٹیں۔ الفاظ ندبہ قایم مقام فعل محذوف روتا ہوں کے ہوتے ہیں اور مندوب
اوس فعل کو محذوف کا مفعول بہ ہوتا ہے مگر علامت مفعول بہ کی اوسکے ساتھ نہیں ہوتی
مندوب ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ بخلاف منادی کے کہ وہ کبھی نکرہ بھی آتا ہے جیسے واحسینا
واہ دردا۔ واہ غوثاہ (**بیان تحذیر کا**) لغت میں تحذیر کی معنی ڈرانیکے ہیں اور اصطلاح
میں تحذیر اُس اسم کو کہتے ہیں جس سے مخاطب کو بچنے کا حکم کیا جائے۔
جیسے تو دشیر کبھی وہ مکرر بھی بولا جاتا ہے جیسے مار مار۔ گژدم گژدم۔ انکے یہ معنی ہیں کہ
بچا اپنے تئیں شیر یا سانپ یا بچھو سے انہیں فعل مع فاعل کے ہمیشہ محذوف رہتا ہے اور

اسم تحذیر وہی مفعول بہ اوس فعل محذوف کا ہوتا ہے۔ چونکہ یہ بصیغہ امر یا نہی ہوتا ہے اسلیئے اس جملہ کو انشائیہ کہنا چاہیئے۔ (**مفعول لہٗ کا بیان**) دوسرا مفعول لہٗ یہ وہ ہے جسکے سبب سے فعل کیا جاوے۔ خواہ وہ سبب موجود ہو یا اوسکے حاصل کرنیکا ارادہ ہو جیسے زید بسبب جوانمردی جنگ کرو۔ و زدم زید را تادیب۔

(**مفعول فیہ کا بیان**) تیسرا۔ مفعول فیہ وہ وقت و جگہ ہے جس میں فعل ہوا ہو۔ اور اسیکو ظرف بھی کہتے ہیں۔ مفعول فیہ کے اوپر در۔ بر۔ اور باے موحدہ یعنی در اور بر اکثر لاتے ہیں جیسے در شام۔ بر سر خفتم۔ اور بوقت صبح بہ بازار رفتم۔ یہاں سر بر اور بازار ظرف مکان ہیں۔ صبح اور شام ظرف زمان۔ کبھی در۔ بر اور باے موحدہ نہیں لاتے جیسے شب کجا خفتی۔ یعنی در شب کجا خفتی۔ ظرف کے دو قسمیں ہیں **ظرف مکان** **ظرف زمان**۔ پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں **محدود** اور **مبہم**۔ ظرف محدود وہ ہے جسکے لئے کوئی حد معین ہو جیسے شہر۔ بازار۔ مدرسہ۔ و شب روز وغیرہ۔ ظرف مبہم وہ ہے جسکی کوئی حد مقرر نہو۔ پس۔ پیش۔ راست۔ چپ۔ وقت۔ دہر وغیرہ۔

(**مفعول معہ کا بیان**) چوتھا۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جسپر با ہو اور فعل کے بعد آوے جیسے آوردم زید را با عمرو۔ یعنی میں عمرو کو زید کے ساتھ لایا۔ عمرو مفعول معہ ہے۔

(**مفعول مطلق کا بیان**) پانچواں۔ مفعول مطلق وہ مصدر یا حاصل مصدر ہے جو فعل کے آگے حالت مفعولیت میں واقع ہو اور وہ مفعول اور اوسکا فعل دونوں ایک ہی مصدر سے مشتق ہوں یا معنی میں وہ دونوں متحد ہوں۔ یہ مفعول مطلق میں غرضوں کے

واسطے آتا ہے اکثر مفعول مطلق فعل کی تاکید کے واسطے آتا ہے۔ اور اُسکے آخر **یاے معروف** بھی زیادہ کرتے ہیں جیسے فہمانیدم زید را فہمانیدنی۔ یعنی سمجھایا زید کو جو حق سمجھانیکا تھا۔ اور کبھی یہاں ہیئت کیلئے آتا ہے اسوقت اُسکے آخر **یائے معروف** ہنیں لاتے جیسے نشستم نشستن امیری یعنی میں امیر کی بیٹھک بیٹھا۔ کبھی شمار کے واسطے آتا ہے جیسے نشستم یک نشست۔ یہاں نشست معنی نشستن ہے یعنی میں ایک بیٹھک بیٹھا۔ ذیل کے نقشے میں وہ لفظ لکھے جاتے ہیں جنکو فعل کے اردو ترجمے کے ساتھ ملانے سے مفعول کی اقسام معلوم ہو جاتے ہیں۔

الفاظ	قسم مفعول
(۱) کب۔	مفعول فیہ ظرف زمان
(۲) کہاں	مفعول فیہ ظرف مکان
(۳) کس کے ساتھ	مفعول معہٗ
(۴) کیوں و کسواسطے و کیلئے	مفعول لہٗ
(۵) کیا۔	مفعول مطلق تاکید کے واسطے
(۶) کس طرح۔	مفعول مطلق وضع کے واسطے
(۷) کیئے بار۔	مفعول مطلق عدد کے واسطے

متعلقات فعل کا بیان۔ جاننا چاہیئے کہ سوائے ان مفعولوں کے اور بھی فعل کے متعلقات ہیں۔ اول۔ حال جو ہیئت فاعل یا مفعول یا دونوں کی بیان کرے۔

اور جسکی حالت بیان کرتا ہے اُسے **ذوالحال** کہتے ہیں جیسے یار سوار آمد۔ ورستم را در جنگ مردانہ دیدم۔ من و او دوان رسیدیم (**بیان تمیز اور ممیز کا**) تمیز اُسے کہتے ہیں جو کسی چیز میں سے شک اور ابہام کو دور کرے اور ممیز اوسے کہتے ہیں جسکا شک اور ابہام دور کیا جاوے اور یہ اکثر پانچ چیزمیں ہوتا ہے۔ اول **عدد**۔ جیساکہ لفظ صد۔ دو صد درم۔ **دوم کیل** یعنی پیمانہ جیساکہ لفظ چمچہ یا پیالہ۔ یک چمچہ دوغ۔ یک پیالہ مئی۔ **سوم وزن** چنانچہ لفظ تولہ۔ درپنج تولہ طلای **چہارم مقیاس** یعنی اندازہ کرنا جیساکہ لفظ نیزہ۔ چہار نیزہ آب **پنجم مساحت** یعنی ناپ جیساکہ لفظ گز۔ درسہ گز پارچہ۔

باب چوتھا توابع کے بیان میں

تابع اوس کلمہ کو کہتے ہیں جو بعد ایک کلمہ کے مذکور ہو اور جس حالت وکیفیت میں کہ کلمہ اول ہو اوسی کیفیت اور حالت میں ثانی بھی ہو اول کلمہ کو **متبوع** اور دوسرے کو **تابع** کہتے ہیں اور اسکی پانچ قسمیں ہیں۔ **تاکید۔ لغت۔ بدل۔ عطف بیان۔ عطف بحرف**۔

(**تاکید کا بیان**) تاکید وہ تابع ہے کہ جو متبوع کو کسی امر میں استحکام نسبت یا شمول اجزا کا فائدہ دیوے۔ اجزا خواہ حسی ہوں یا اعتباری جیسے زید آمد۔ زید ہمہ مردمان آمدند۔ کل غلام را خریدم۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ ایک **تاکید لفظی** دوم **تاکید معنوی**۔ تاکید لفظی اُسے کہتے ہیں جو تکرار لفظ آوے جیسے می رو می رو دلنگار لنگار از کفم از کفم قرار قرار۔ **تاکید معنوی**۔ اُسے کہتے ہیں جو بواسطہ لفظ **خودش**۔ وہر دو۔ وہمہ۔ وہرآئینہ والبتہ۔ ہرگز۔ واصلا۔ وغیرہ کی ہو۔ چنانچہ زید خودش آمد۔ عمرو بکر ہر دو رفتند۔

یاران ہمہ بیمار ہستند۔ البتہ او ظالم است وغیرہ۔

نعت کا بیان

نعت وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کو کسی صفت میں واضح کرے اُسکی دو قسمیں ہیں۔ اول وہ جو خود موصوف کے ذاتی **صفت** کو ظاہر کرے جیسے زید مرد نیک است دوسرا وہ جو متبوع کی کسی متعلق شے کی **صفت** کو ظاہر کرے جیسے زید مرد شریف القوم است۔

بیان بدل اور مبدل منہ کا

بدل وہ تابع ہے جو حملہ میں خود مقصود ہو اور مبدل منہ محض تمہید کیلئے بیان کیا جاوے اور ترکیب میں بدل اور مبدل منہ ملکر حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں جیسے زید برادر تو آمد وزید برادر عمرو را دیدم۔ پہلی مثال میں زید مبدل منہ برادر تو بدل ہے بدل اور مبدل منہ ملکر فاعل ہیں فعل آمد کے اور دوسری مثال میں زید مبدل منہ اور برادر عمرو بدل اور دونو ملکر مفعول ہیں۔ دیدم فعل با فاعل کے۔ بدل اور مبدل منہ میں اور صفت موصوف میں یہ فرق ہے کہ مبدل منہ کا آخر مکسور نہیں پڑھتے۔ اور موصوف کا آخر مکسور پڑھتے ہیں بعض فارسی نحوی بدل کو عطف بیان کہتے ہیں۔ اور بعض بدل میں اور عطف بیان میں یہ فرق کرتے ہیں کہ بدل اور مبدل منہ میں مقصود مبدل منہ نہیں صرف بدل ہی ہوتا ہے۔ اور عطف بیان میں ہردو مقصود ہوتا ہے۔ جیسے امام من علی اسداللہ است۔ اسداللہ عطف بیان ہے۔ علی کا۔ علی خود مقصود ہے۔ اسداللہ فقط بیان و توضیح کے واسطے ہے یعنی امام میرا وہ علی ہے کہ جسکا خطاب

اسد اللہ ہے۔ بدل کے چار قسمیں ہیں۔ **بدل الکل** - **بدل البعض** - **بدل الاشتمال** - **بدل الغلط** - بدل کل اوسے کہتے ہیں کہ معنی مبدل منہ اور بدل کے ایک ہوں جیسے آمد زید برادرتو **بدل البعض** وہ ہے کہ بدل مبدل منہ کا ایک جزو ہو جیسے زید سرش راشکستم۔ اِس جائے لفظ زید مبدل منہ ہے اور لفظ سر بدل۔ **بدل اشتمال** وہ ہے کہ بدل مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جزو بلکہ متعلق ہو جیسے زید جامہ اوراکشیدم **بدل غلط** وہ ہے کہ مبدل منہ زبان سے متکلم کے سہواً نکلے پھر اصلاح غلط کیلئے بدل بیان کیا جاوے جیسے آمد زید غلام او۔ اس جائے لفظ زید مبدل منہ ہے اور لفظ غلام بدل۔ مقصود اس جائے غلام ہے۔ مگر لفظ زید بے ارادہ متکلم کے زبان پر گذرا

عطف بیان کا بیان

عطف بیان وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کو دوسرے لفظ مشہور سے واضح کرے جیسے مصلح الدین سعدی یا افضل الدین خاقانی۔ اس میں سعدی و خاقانی جو تخلص مشہور ہیں بیان ہیں جو مصلح الدین و افضل الدین کو واضح کرتے ہیں۔ اور مصلح الدین و افضل الدین مبیّن ہیں۔ عطف بیان میں ضرور ہے کہ بیان کی جگہ وہ لفظ لایا جاوے جو بہ نسبت متبوع کے لوگوں میں مشہور و معروف ہو۔

بیان عطف بحرف

عطف بحرف وہ تابع ہے جو بعد حرف عطف کے آوے اول کو معطوف علیہ ثانی کو معطوف

کہتے ہیں جیسے زید وبکر آمد۔ زید معطوف علیہ۔ بکر معطوف۔ اور حروف عطف واؤ۔ پس وغیرہ بحث حرف میں مذکور ہیں۔

بیان مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ

مستثنیٰ: وہ اسم ہے جو حرف استثنا کے بعد واقع ہو۔ فارسی میں استثنا کیلئے حرف مگر جز۔ وراء۔ ماورا۔ اور عربی میں لفظ الّا۔ وسواہیں جو فارسی میں بھی مستعمل ہیں۔ استثنا کی معنی ایک چیز کا کئی چیزوں میں سے یا ایک شخص کا مجمع میں سے الگ کرنا ہے۔ جو چیز یا جو شخص الگ کیا گیا ہو۔ اسے مستثنیٰ کہتے ہیں مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکر جملہ ایک کلمے کا ر کہتے ہیں جیسے ہمہ دوستان آمدند مگر زید۔

بیان جار و مجرور کا

عربی میں جار وہ حروف ہیں جو اسم پر آکر اسکے آخر جر دیتے ہیں جر کہتے ہیں زیر کو بیائے تحتانی مجہول اور جار کے معنی زیر دینے والا۔ اور جس اسم کو زیر دیتے ہیں اوسکو مجرور کہتے ہیں۔ ان حرفون کے فارسی ترجمے کو بھی جار کہتے ہیں۔ لغت میں جار کہتے ہیں کھینچنے والے کو۔ یہ حرف فعل یا شبہ فعل کے معنی اسم کی طرف کھینچکر پہنچا دیتے ہیں۔ حروف جر فارسی میں یہ ہیں برائے۔ بہر۔ پے معنی برائے ان تینوں حرفوں پر لفظ از زاید آتا ہے جیسے از برائے خدا۔ واز بہر من۔ واز پے تو جز اس حرف پر کبھی بائے موحدہ بھی زاید ہوتی ہے جیسے بجز تو چو اور چون جو تشبیہ کے معنی میں ہو۔ بائے موحدہ۔ در۔ واندر۔ از۔ تا۔ را جو برائے کی معنی میں آوے۔ جار مجرور فعل یا شبہ فعل سے تعلق رکھتے ہیں۔

شبہ فعل مصدر اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت مشبہ میں۔ مثال جار و مجرور کی یہ ہے جیسے آدم برائے تو۔ جس عبارت میں جار اور مجرور ہوں۔ اور فعل یا شبہ فعل نہو۔ وہاں فعل یا شبہ فعل کو مقدر کرتے ہیں جیسے بنام جہاندار جان آفریں۔ اس میں جار اور مجرور ہیں۔ فعل اور شبہ فعل نہیں۔ لہذا مصرع پر ابتدا میکنم مقدر کر کے جار اور مجرور کو اوسکے متعلق کہتے ہیں **قاعدہ** کبھی چو اور چون بھی مثل کے مضاف ہوتے ہیں اور ترکیب میں مانند اسم کے مبتدا اور خبر اور فاعل۔ اور مفعول ہوتے ہیں جیسے زید چون شیر است۔

بیان موصول و صلہ کا

موصول وہ ناتمام اسم ہے جسکے بعد جبتک ایک جملہ مذکور نہو اس قابل نہیں کہ مبتدا یا خبر یا فاعل یا مفعول یا مضاف الیہ ہوسکے۔ اس جملے کا نام صلہ ہے۔ اس جملے کے سرے پر کاف مثل **کاف بیانیہ** کے یا لفظ چہ ہوتا ہے اسکو **کاف صلہ** یا **کاف سر جملہ** کہتے ہیں۔ اسمائے موصول یہ ہیں۔ آنکہ آنانکہ ہر آنکہ۔ ہرکہ۔ یہ چاروں کلمے واسطے اشخاص کے ہیں۔ آنچہ ہر آنچہ ہرچہ۔ یہ تینوں کلمے اشیاء کے واسطے ہیں۔ اور **یائے مجہول** جو کسی اسم نکرہ کے آخر ہو اور اُسکے بعد **کاف صلے** کا ہو جیسے کسیکہ۔ کسانیکہ۔ شخصیکہ۔ امریکہ۔ چیزیکہ۔ اس اسم کو بھی موصول جانو۔ اور جب اسم نکرہ پر لفظ آن ہو اور بعد اس اسم کے کاف صلہ کا ہو وہ بھی موصول ہے ع آنکس کہ مرا بکشت باز آید پیش

اور صلے میں ایک ضمیر بھی ہوتی ہے۔ جو موصول کی طرف پھرتی ہے **فائدہ** ۔ آن جو موصول ہے اوسکے اور یائے موصول کے معنی ایک ہیں ۔ اور آنانکہ جمع کے واسطے لاتے ہیں **فائدہ** کبھی موصول کو حذف بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ بعد حرف ندا کے جیسے اے درونت برہنہ از تقوی۔ کز برون جامۂ ریا داری ۔ یعنی اے آنکہ درونت اور اے کہ ہر کہ ہر چہ مخفف اے انکہ۔ و ہر آنکہ۔ و ہر آنچہ کے ہیں یاد رکھو کہ صلے میں ضمیر کبھی فاعل واقع ہوتی ہے۔ کبھی مفعول۔ کبھی مضاف الیہ کبھی مبتدا۔ ان سب میں ضمیر فاعل ہے۔ محذوف نہیں ہوتی۔ اکثر اور ضمیروں کو حذف کرکے موصول کو اوسکے قائم مقام رکھتے ہیں۔ اگر ضمیر مفعول کے ساتھ لفظ را نشان مفعول کا ہو تو وہ لفظ را بھی موصول کے ساتھ لگا دیتے ہیں

بیان عدد معدود کا

عدد گنتی کو کہتے ہیں ۔ اور جس چیز کو گنتے ہیں اوسکو **معدود** کہتے ہیں جیسے صد روپیہ صد عدد ہے۔ اور روپیہ معدود ہے ۔عدد اور معدود ملکر حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہیں جیسے ہزار روپیہ میخواہم ۔ہزار روپیہ مفعول ہے میخواہم فعل با فاعل کا ۔حقیقت میں عدد صفت ہوتا ہے معدود کے عدد سے ۔معدود اکثر مقدم آتا ہے جیسے ہزار روپیہ ۔ یعنی ایسے روپیہ کہ ہزار ہیں۔ اگر صفت اور موصوف ہیں ۔ جب بھی ایک کلمے کا حکم رکھتے ہیں ۔

بیان تابع مُہمل کا

جسطرح **عربی** میں تابع مہمل آتے ہیں اسیطرح **فارسی** میں بھی آتے ہیں **تابع مہمل** وہ ہے جو بغیر قصد کسی معنی کی محض زینت کلام کیلئے بجدا ایک لفظ کے بیان کریں جیسے تار و مار و شب تیب

تال مال معنی ریزہ ریزہ وغیرہ سے اے بسا نیزہا ئے جبار ان ۔ تال مال از دعائے غنچہ اران
چونکہ فارسی نظم و نثر میں کبھی علم بیان و بدیع کی بعض مطالب بھی آجاتے ہیں لہذا چند ذکر کیئے
جاتے ہیں کہ خالی از فائدہ نہیں ہیں۔

تعریف استعارہ

ایک معنی کو دوسرے معنی کے ساتھ ذہن میں تشبیہ دیکر معنی ثانی کا لفظ بعلاقہ تشبیہ معنی اول پر بولنا
معنی اول کو مشبہ اور معنی ثانی کو مشبہ بہ کہتے ہیں استعارہ میں حرف تشبیہ ذکر نہیں کرتے ہیں
جیسے دشت پوشیدگی حلہ حمرا بیدن ۔ شاعر نے اپنے ذہن میں دشت کو انسان سے تشبیہ
دی ہے جو حلہ پہنی ہو ۔ پس وہ انسان مشبہ بہ ہے اور دشت مشبہ ہے ۔

تعریف تناسب

جس چیز کا ذکر کیا جائے اسکی رعایت سے اوسکے مناسبات بیان کرنا اسکو تلازم او ضلع بھی کہتے ہیں

تعریف تضاد

ایک شے کی ضد یا مقابل کو بیان کرنا جیسا کہ الفاظ مفصلہ ذیل ہیں (کعبہ ۔ حرم ۔ مسجد)
(دیر ۔ صومعہ ۔ کنشت ۔ بتخانہ ۔ کلیسا) یا جیسا کہ اس شعر میں ۔ شعر

مخالفان تو مردود چون جواب خطا موافقان تو مقبول چون سوال صواب

تعریف ایہام

وہ لفظ ذکر کرنا جسکے ایک معنی قریب ہوں ۔ دوسرے بعید اور اس سے معنی بعید مراد لینا اکثر شعرا اسکو
مقطع اور سجع میں لاتے ہیں جیسے اس شعر میں سے از دم خلق تو در مسدس گفتی ۔ بوی مثلث بہر
مشام می آید ۔ مثلث شکل معلوم و خوشبوی معین دونوں کو کہتے ہیں لیکن یہاں خوشبو مراد ہے

تعریف تجنیس

ایک لفظ کو دو جگہ لانا جس سے علحدہ علحدہ معنی مطلوب ہوں جیسے شانہ۔ اول معنی کنگھا دوم معنی مونڈھا

تعریف اشتقاق

ایک مصدر یا مادہ کے چند مشتقات ایک جگہ لانا جیسے اس شعر میں ؎

مشی خیس ریزہ کہ اہل سخن نیند — یا من قراں کنند و قرنیان من نیند

تعریف تجنیس مکرر

اس میں ایک لفظ ایک مصرعہ میں دو دفعہ آتا ہے۔

تعریف مبالغہ

کسی وصف کو اس حد تک بڑھانا کہ عقل یا عادت کی رو سے یا عجیب دشوار یا محال ہو جیسے

زسم سمندان دران پہن وشت — زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

تعریف تلمیح

اسمیں کسی قصہ یا وقوع یا تجربہ یا عملی یا عقلی یا نقلی یعنی مذہبی مسئلہ کا اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے

گلستاں کند آتش بر خلیل — گروہے باتش بروز اب نیل

تعریف حسن التعلیل

کسی چیز کی قدرتی علت کو اپنی مراد کے موافق پسندیدہ طور پر بیان کرنا کہ واقع میں وہ اصلی علت نہیں

تا بچشم تو ریخت خون عشاق — زلف تو گرفت رنگ ماتم

تعریف لف ونشر مرتب

پہلے چند چیزیں جمع کرنا پھر ان کے مناسبات با ترتیب بیان کرنا۔

جیسے ذیلاں را سرو سینہ و پا دو سیت   بریدو ورید و شکست و بہ بست

تعریف مقلوب

لفظ کو الٹ کر اور معنی پیدا کرنا جیسے چون ذکر (کرم) می رو دمن اور امقلوبش می شمارم۔
و چون ذکر (مرد) می کنند من اور امعکوسش می دانم

تعریف تجاہل عارفانہ

جان بوجھکر انجان بنیا جیسے نمی دانم کرا دیدم کہ از خود میرود ہوشم۔

تعریف التفات

التفات کے لغوی معنی کن آنکھوں سے دیکھنا۔ اصطلاح میں اسکو کہتے ہیں کہ اسلوب کو
بتدیل کردیں یعنی حاضر سے غائب کیطرف یا غائب سے متکلم کیطرف مثلاً کلام
پھیر دینا اصل میں یہ خوبی پورے قصیدے اور غزل میں ہوتی ہے ایک شعر میں آنا مشکل ہے

تعریف تعجب

اس میں کوئی عجیب بات جتائی جاتی ہے

سروراں بہ یکی پیش بنا شد یارب   اینہمہ خاک نشین دربی آن بالا چیست

تعریف نسبت

چند چیزوں کو ایک حال سے نسبت دینا

تعریف معمّا

موافق قواعد معمائی کسی کا نام یا کوئی لفظ یا معنی نکالنا نثر میں ہو یا شعر میں جیسے
بچشم کشا زلف شکن جان من   بہر تسکین دل بریان من

ہمت

قطعه

حسرت من نزود
اربعین کیجه کی آشنامی نزود
فرمودی کیمسه [illegible] اولدی
صد سال ازو بی کیدالی نزود

رباعی

عالم غیب سبب نبیند انجیب ز روا که
سری گوید یمن وانم از و باو بلد
مصطفی بیننده شفیع با نگوید ایرد که
حبیب [illegible] شفیع با نگوید جبیل

اعلان

اس کتاب کو کوئی شخص کسی جگہ بلا اجازت مؤلف کے جزاً و کلاً قصد طبع نہ کریں ورنہ نفع کے عوض نقصان نہ اٹھائیں۔

راقم

شیخ حیدر مددگار فارسی مدرسہ فوقانیہ بلدہ سرکار عالی

نوٹ

کتاب حسب ذیل پتہ پر ملتی ہے:-

مولوی شیخ حیدر صاحب ساکن محلہ عثمان شاہی

عقب دیول جنگلی اٹھوبا نمبر مکان

(۴۹۴۴) حلقہ ۱ ج